الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 — جمعۃ المبارک28اکتوبر 2016ء — 26محرم 1438 ہجری قمری ❁ 28اخاء 1395 ہجری شمسی — شمارہ44

اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے

ایک دفعہ کفارِ مکّہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اللہ آپ کے لئے باغات اور محل اور سونے چاندی کے خزانے مہیا کرے تو آپ نے فرمایا: مَیں تمہاری طرف اس مقصد کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ اللہ نے تو مجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر تم مجھے قبول کرو گے تو دنیا اور آخرت میں برکتیں حاصل کرو گے اور اگر تم مجھے ردّ کر دو گے تو میں صبر کروں گا یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔

(سیرت ابن ھشام جلد 1 صفحہ 296 باب مادار بین رسول اللہ و بین رؤساء قریش)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

میرے رب نے مجھے اس لئے بھیجا تا وہ کفار کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روکے اور تمہیں نزولِ انوار کے لئے تیار کرے۔ پھر کیا ہو گیا ہے کہ تم شکر ادا نہیں کرتے بلکہ ہدایت سے منہ موڑ رہے ہو۔ مَیں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔

’’میرے رب نے مجھے اس لئے بھیجا تا وہ کفار کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روکے اور تمہیں نزولِ انوار کے لئے تیار کرے۔ پھر کیا ہو گیا ہے کہ تم شکر ادا نہیں کرتے بلکہ ہدایت سے منہ موڑ رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں بے لگام چھوڑ دیا جائے گا اور ہر آج کے لئے کل ہے۔ میں اپنی کسی خواہش نفس کے تحت تمہارے پاس نہیں آیا اور نہ مجھے ظاہر ہونے کا شوق تھا بلکہ میں پسند کرتا تھا کہ اہل قبور کی مانند پوشیدہ زندگی بسر کروں لیکن میرے رب نے مجھے میرے باہر نکلنے کی کراہت کے باوجود باہر نکالا۔ اور شہرت اور عروج سے میرے فرار کے باوجود اس نے تمام عالم میں میرا نام روشن کیا۔ عمر کا ایک حصہ میں نے ایک رازِ نہاں کی مانند یا ایک خوفزدہ خار پشت کی طرح، یا مٹی میں بوسیدہ ہڈی یا کھجور کی گٹھلی کے حقیر ریشے کی مانند گزارا۔ پھر میرے رب نے مجھے وہ کچھ دیا جو دشمنوں کو غصہ دلا رہا ہے اور روشن وحی سے اس نے مجھ پر احسان فرمایا جس پر نادان بھڑک اٹھے اور ظلم ڈھایا اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے زیادہ سرکش تھا۔ ان کی طرف سے میرے خلاف بگولے اور نہایت تیز آندھیاں آئیں۔ پس اے اہل دانش تم نے ان کا انجام دیکھ لیا۔ پھر ان کے بعد مَیں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اے جوانو! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھ رہے ہو۔ اور مختلف قسم کے نشان مشاہدہ کر رہے ہو۔ اس زمانے میں سب سے بدبخت لوگ مسلمان ہیں جن کی دنیا چھین لی گئی اور اُن میں سے بہت سے دین سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر ان پر، کوئی مصیبت ہلاک نہیں کرتی مگر انہی لوگوں کو، کوئی بدعت پیدا نہیں ہوتی مگر وہ اُن میں راہ پا لیتی ہے۔ اور دنیا نے اپنا مال وزر ان کے سامنے پیش نہیں کیا مگر اس کے ذریعہ ان کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ ہم ان کے نوجوانوں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کے شعار کو ترک کر دیا ہے اور سنن نبویہ کے نشان مٹا دیئے ہیں۔ نصرانی لباس پہننے کے ساتھ ساتھ داڑھیاں مونڈتے مونچھوں کو لمبا کرتے ہیں۔ پس وہ اس زمانہ میں ان سب سے زیادہ بدبخت ہیں جن پر آسمان نے سایہ کیا ہے اور جنہیں زمین نے پناہ دی ہے۔ اللہ کا فضل جب بھی آتا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور اللہ کا رحم جب بھی آتا ہے تو اس سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور اللہ کا خوان جب بھی قریب آتا ہے تو اس سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور دوسری راہوں کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ آگ کی گرمی اور شعلوں سے نہیں ڈرتے مگر اس دنیا کی تلخی سے ڈرتے ہیں اور انہوں نے اس ساری راہ کو پائمال کر دیا ہے جس کے نصف تک بھی شیطان نہیں پہنچا۔ پس وہ سرکش خناس شیطان سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ اور ان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی علماء ہیں جبکہ باتیں بے وقوفوں جیسی کرتے ہیں۔ علم اور ہدایت کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جو حق کھل کر ظاہر ہو چکا ہے اس سے رخ پھیر لیتے ہیں۔ وہ خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو تو خاک میں دفن کرتے ہیں مگر عیسیٰ کو بلند آسمانوں پر چڑھاتے ہیں۔ یہ تو پھر بہت ہی ناقص تقسیم ہے۔ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ وہ حق کو دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے اندھے بن جاتے ہیں اور وہ اس حق کو چھپاتے ہیں جو روشن آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کیا وہ اللہ کی مدد کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح آئی۔ اللہ انہیں ہر سال وہ عظیم نشانات دکھاتا ہے جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں، [میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ اللہ کے عظیم نشانات میں سے ایک وہ پیشگوئی ہے جس میں مجھے جماعت کی کثرت، لوگوں کے فوج در فوج میری طرف رجوع کرنے اور ان کے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ وحی اس زمانے کی ہے جب میں ایک گمنام شخص تھا جسے کوئی نہ جانتا تھا نہ خواص میں سے اور نہ عوام میں سے۔ اس کے بعد میری جماعت اس حد تک بڑھی کہ اس کی پوری اور صحیح تعداد عالم الغیب والشہادہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اس ملک اور دوسرے ممالک میں پھیل گئے ہیں اس موسلا دھار بارش کی طرح جو ملک کے تمام اطراف میں برستی ہے۔ پس غور و فکر کرو کیا یہ عظیم نشانات میں سے نہیں؟ اور میری بات کی تائید اس خط نے بھی کی ہے جو مجھے آج آخر جنوری 1907ء کو سرزمین مصر سے پہنچا ہے۔ میں اہل انصاف کے ملاحظہ کے لئے اس کی دو سطریں تحریر میں لاتا ہوں جو یہ ہیں: بطرف ذی شان و قابل احترام مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی، ہندی، پنجابی۔ تحیہ سلام کے بعد عرض ہے کہ آپ کی اتباع کرنے والوں کی تعداد ہمارے ملک میں بڑی کثرت سے ہے جو کثرت تعداد میں ریت کے ذرّوں اور کنکریوں کے برابر ہیں اور ہر ایک آپ کے عقیدہ پر عمل کرنے والا اور آپ کے انصار کی اتباع کرنے والا ہے۔ الراقم: اُحمد زہری بدرالدین از اسکندریہ 19 دسمبر 1906ء۔ منہ]

پھر وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے دیکھا ہی نہیں اور وہ تقویٰ کی راہوں سے دور ہو رہے ہیں۔ گویا ایک شیر ہے جو اُن راہوں میں چیر پھاڑ کر رہا ہو یا انہیں دوسری آفات گرفت میں لے رہی ہوں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ان سے باز پرس نہیں کی جائے گی اور وہ بھولی بسری شے کی طرح چھوڑ دیئے جائیں گے۔ کیا وہ میرے رب کے نشانوں کو نہیں دیکھتے یا انہوں نے اس کی مانند کسی مفتری کے ساتھ اللہ کا معاملہ دیکھا ہے۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایذا رسانی، گالیوں اور تحقیر کی عادت کو نہیں چھوڑتے؟ کیا انہوں نے قسمیں کھائیں اور حلف اٹھائے ہیں اور اس پر عہد کر رکھا ہے؟ حالانکہ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ ان پر افسوس انہوں نے تقویٰ کی حد سے تجاوز کیا اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس انہوں نے اندھے پن کو ترجیح دی۔ وہ مخلوق سے ڈرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اور وہ جہنم کی حرارت اور اس کے شعلوں سے نہیں ڈرتے۔ انہیں دین کے گھر کی کنجیاں دی گئیں لیکن وہ نہ تو خود اس میں داخل ہوئے اور نہ انہوں نے پسند کیا کہ دوسرے گروہ ہی اس میں داخل ہوں۔ کیا ان سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اپنے امام وقت پر ایمان لائیں بلکہ وہ تو اسے کذّاب کہتے ہیں جو دنیا کو گمراہ کر رہا ہے اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے بھیس میں ظاہر کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول (محمد) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور انہوں نے میرا سینہ تو نہیں چیرا پھر انہیں کس چیز نے میرے مخفی کفر پر اطلاع دی؟ انہوں نے وہ نشانات دیکھے کہ اگر ان نشانات کو قرونِ اولیٰ کی ہلاک ہونے والی قومیں دیکھ لیتیں تو انہیں اس دنیا اور اگلے جہان میں عذاب نہ دیا جاتا۔ پس یہ ان کی بدبختی ہے۔ ان پر آفتاب طلوع ہوا اور خوب روشن ہو گیا اور وہ غار میں چھپے بیٹھے ہیں اور وہ تاریکی کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ خائن اور امین اور روشن دن اور تاریک رات کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وہ اس نور کو جو اللہ ذوالجلال کی طرف سے نازل ہوا بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسی قوم ہیں جن کو زوال نہیں۔ اللہ بہت جلد ان کی تدبیر کو باطل کر دے گا اگرچہ ان کی تدبیر ایسے دودھ کی طرح ہو جو حلق سے تیزی سے نیچے اترتا ہو اور رگ و پے میں سرایت کر جانے والا ہو یا وہ کسی دوسری غذا کی طرح ہو جو بہت عمدہ اور نہایت شیریں ہو۔ کیا وہ اللہ کی قضا کو ردّ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔‘‘

....(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 75 تا 80۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 02/اگست 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چار نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ سچائی پر بنیاد رکھتے ہوئے رشتے قائم ہوں۔ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے پر اعتماد قائم کرنے والے ہوں اور اعتماد ہمیشہ سچائی سے قائم ہوتا ہے۔ پس اچھی زندگی گزارنے کے لئے آپس کا اعتماد ضروری ہے اور سچائی ضروری ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ان باتوں کی طرف ہر قائم ہونے والے رشتے کو بھی توجہ دینی چاہئے اور ان کے دونوں طرف کے جو سسرالی عزیز ہیں ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ لڑکے اور لڑکی کے تعلقات کو بہتر بنانے میں، رشتوں کو قائم رکھنے میں خاندان کا بھی ایک کردار ہوتا ہے اور خاندان کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پہلا نکاح عزیزہ عائشہ لطیف بنت مکرم عبد اللطیف شاہین صاحب کا ہے جو ارسلان احمد سندھو جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالب علم ہیں اور مشتاق سندھو صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں ان کے ساتھ تین ہزار یورو کے حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ نادیہ اعجاز واقفۂ نو کا ہے جو مکرم اعجاز احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ محمد عارف صدیق ابن مکرم محمد صدیق صاحب کے ساتھ دس ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ نادیہ آج کل ایم ٹی اے کے ساتھ کام بھی کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ قدسیہ سطوت شکور (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد الشکور صاحب مرحوم کا ہے جو عزیزم شاہزیب احمد ابن مکرم شیخ طاہر احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے والد وفات پا چکے ہیں تو دلہن کے ولی ان کے دادا مکرم عبد الباسط شاہد صاحب ہیں۔

(حضور انور نے مکرم عبد الباسط صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا:۔ دادا ہیں یا نانا ہیں؟ دادا ہیں؟)

مکرم عبد الباسط شاہد صاحب کے ''جی'' عرض کرنے پر حضور انور نے ایجاب و قبول میں ''پوتی'' کا لفظ استعمال فرمایا تو مکرم عبد الباسط شاہد صاحب نے عرض کیا کہ حضور نواسی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: نواسی؟ یہی تو میں پوچھ رہا ہوں دادا ہیں کہ نانا ہیں؟ آپ جی جی کرے جا رہے ہیں۔ مجھے یہی شک تھا کہ نانا ہیں۔ لیکن میں نے کہا دادا ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ جی۔)

پھر حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الحیٔ محمد (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم محمد اشرف صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم منصور احمد (وقف نو) ابن مکرم شیخ محمد عارف ساجد صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو کے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے بھائی مکرم محمد احمد صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

دعا کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: انگریزی میں جب یہ Grandfather، دادا لکھتے ہیں ناں تو لکھنے والے سمجھتے ہیں کہ دادا ہی ہوگا۔ ایک دفعہ ایک صاحب کے نواسہ پیدا ہوا لیکن ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ نواسہ ہے یا نواسی۔ حضرت خلیفہ رابع نے ان سے پوچھا کہ کیا پیدا ہوا ہے؟ تو پنجابی میں کہنے لگے۔ انہاں نے کہیا اے تسی نانا بن گئے او۔ منڈا ہی ہو یا ہونا اے۔ تو اتفاق سے منڈا ہی تھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 22 ستمبر 2016ء بروز جمعرات نماز ظہر و عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ ریحانہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب آف شیخوپورہ۔ حال انر پارک۔ لندن)** کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ 19/ستمبر 2016 کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم ماسٹر لال دین صاحب آف قادیان کی بیٹی تھیں۔ بہت خوش اخلاق اور دھیمے مزاج کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل بھی بچوں کو پڑھا رہی تھیں کہ اسی دوران اٹیک ہوا اور چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم ملک عزیز احمد صاحب (آف دوالمیال۔ حال ٹورانٹو۔ کینیڈا)

18 اگست 2016ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا نے احمدیت قبول کی اور وہ خدا کے فضل سے صحابی تھے۔ اسی طرح آپ کے سسر بھی صحابی تھے۔ مرحوم بہت شریف النفس انسان تھے۔ بڑی فعال زندگی گزاری۔ پاکستان میں قیام کے دوران آپ کو زعیم مجلس، نائب امیر ضلع اور ضلعی اصلاحی کمیٹی کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ کینیڈا میں بھی جماعتی کاموں میں مشغول رہے۔ خدمت خلق اور رفاہی کاموں کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ موصی تھے۔ تدفین کینیڈا میں ہوئی۔

(2) مکرم مظفر حسین صاحب (آف منڈی بہاؤالدین)

27 اگست 2016ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک پر اپنے خاندان میں سے اکیلے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کیا۔ قربانیاں دیں۔ گھر سے بے دخل کئے گئے۔ والدین اور بھائیوں کی طرف سے بائیکاٹ کیا گیا۔ خلافت اور نظامِ جماعت کے فدائی تھے۔ آخری وقت تک اولاد کو جماعت سے وابستہ رہنے، خدمتِ دین بجالانے اور جماعتی عہدیداران کی اطاعت کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور نیک انسان تھے۔ بڑے پُر جوش اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ لمبا عرصہ چک نمبر 46 کے صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(3) مکرم رفیق احمد صاحب (ابن مکرم محمد شفیع صاحب۔ آف لیہ)

21 اگست 2016 کو مختصر علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کا کام بڑے شوق اور ذمہ داری سے کرتے تھے۔ نماز اور تلاوت کے پابند تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم محمد نواز باجوہ صاحب (ابن حضرت چوہدری محمد حسین باجوہ صاحب۔ کینیڈا)

24 جولائی 2016ء کو 93 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بڑے شوق سے جماعتی خدمات بجالاتے۔ 1988ء میں کینیڈا منتقل ہوگئے۔ وینکوور جماعت میں نائب صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ سکھوں اور دیگر مختلف مذاہب کے پاکستانیوں کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے۔ انہیں اپنے ساتھ جماعتی تقریبات میں شامل کروایا کرتے تھے۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ اپنی جماعت کے تمام احباب کے ممبر کوڈ، وصیت نمبر اور فون نمبر زبانی یاد تھے۔ مرحوم چندہ جات میں باقاعدہ تھے اور تعمیر مساجد میں خصوصی طور پر چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ نے خدا کے فضل سے 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

(5) مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب (آف ربوہ)

4/ستمبر 2016ء کو 88 سال کی عمر میں ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(6) مکرم حبیب اللہ خادم صاحب (آف ربوہ)

یکم اگست 2016ء کو 73 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے۔ جب تک صحت ٹھیک رہی مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کا بڑا شوق تھا اور کئی دفعہ ان کا مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔ دیگر جماعتی لٹریچر اور روزنامہ الفضل کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کے والد تھے۔

(7) مکرم رانا لطیف احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب۔ آف یوکے)

16 اگست 2016ء کو مختصر علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں کینیڈا میں بوجہ برین ہیمبرج وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ یوکے جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ لمبا عرصہ شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ بے نفس ہو کر خدمت کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ مہمانوں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار نظر آتے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔

(8) مکرم برکت علی خان احمدانی صاحب (ساکن بستی برکت علی ضلع راجن پور)

12 مئی 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے خود احمدیت قبول کی۔ شروع ہی سے نماز و روزہ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سنتے ہی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت کا تعلق تھا۔ جماعتی پروگراموں اور میٹنگز میں بروقت شامل ہوتے تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اطاعت گزار، مہمان نواز اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ لمبا عرصہ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔

(9) مکرمہ شہناز بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب ساکن بیراں ورکاں ضلع شیخوپورہ)

13 مئی 2016ء کو 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور نیک و مخلص خاتون تھیں۔

(10) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ کراچی)

19 مئی 2016ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بہت نیک، مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت محبت رکھتی تھیں۔

(11) مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبد الغنی اصغر ملک صاحب آف گڈاپ کراچی)

2 ستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، ملنسار اور بہت نیک خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ احباب میں بہت نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ بڑی مہمان نواز اور ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ گڈاپ میں مولویوں نے جب ان کے گھر پر حملہ کیا تو اپنے شوہر کے شانہ بشانہ ہر تکلیف کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

باقی صفحہ 08 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 422

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا مزید کچھ حصہ بیان کیا جائے گا۔

اعتماد بحال ہوگیا

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں:

جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ''فلسفة تعاليم الإسلام''، ''سر الخلافة''، اور ''مسیح ہندوستان میں'' کا مطالعہ کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمانیت و رحیمیت اور اس کی صفتِ مہیمن اور قوی کے بارہ میں عارفانہ کلام پڑھنے کو ملا اور اس خدا کی عظمتوں اور مخلوق سے اس کی محبت کا ادراک ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان اور عظمتِ مقام کا بھی پتہ چلا۔ میں سچ سچ کہتی ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت جاگزیں ہوگئی۔

جبکہ اس کے بالمقابل اگر میں اپنی درسی کتب اور بعض مولوی حضرات کی کتب کی بات کروں تو ان کے بارہ میں اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کے مطالعہ نے میرے شخصیت پر بہت منفی اثر چھوڑا، ان کے پڑھنے سے میرے اندر ایک جنگ سی شروع ہوگئی اور اپنی دینی حالت کے بارہ میں خوداعتادی میں نمایاں کمی واقع ہوگئی۔ خدا کا شکر ہے کہ مسیح الزمانؑ کی کتابیں پڑھنے سے میرا کھویا ہوا اعتماد بحال ہوگیا، اور یوں محسوس ہوا جیسے ایک مردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہو۔

میں نے ہر طرح سے اطمینان کرنے کے بعد 2008ء میں بیعت کر لی لیکن اپنی بیعت کو مخفی رکھا۔ بیعت کے بعد میری اپنے ضمیر سے جنگ شروع ہوگئی۔ میرا دل کہتا تھا کہ میرا قبول احمدیت کا اعلان میری والدہ کے لئے کسی دھچکے سے کم نہ ہوگا، نیز یہ کہ میرا خاوند بھی اس اعلان پر ردّعمل دکھاتے ہوئے ضرور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ دوسری طرف میرا ضمیر یہ کہتا تھا کہ اگر احمدیت حق ہے تو قبولِ حق کے بعد اس کو چھپانا بزدلی ہے۔

احمدی ہونے کا اعلان

شاید میری بزدلی کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ابھی تک خلیفہ وقت کے ساتھ خط وکتابت کے ذریعہ تعلق نہ جوڑا تھا اور مجھے خلافت کے مقام ومرتبہ اور اس کی اہمیت کا اندازہ نہ تھا۔ لیکن جب 2014ء میں میں نے خلیفہ وقت سے خط وکتابت شروع کی تو مجھے روحانی قوت اور شجاعت عطا ہوئی اور میں نے اپنی احمدیت کا اعلان کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور پھر میں نے نہ صرف اپنی والدہ صاحبہ کو اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتایا بلکہ اپنے خاوند اور مدرسہ کی اپنی تمام کولیگز کو بھی بتا دیا کہ میں احمدی ہوں۔

والدہ اور خاوند کا موقف

میری والدہ صاحبہ میرے اعلان کو سنتے ہی دکھی ہوکر تشویش اور حزن کا اظہار کرنے لگ گئیں۔ میرے والد صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے مجھے فون کیا اور خوب برا بھلا کہا۔ جبکہ میرے خاوند نے یہ خبر سن کر مجھے قتل کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ تمہارے قتل کے بعد مجھے جیل ہوجائے گی اور بچے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں گے۔ میں نے ایمان ویقین سے معمور ہوکر پُروقار لہجے میں اسے جوابًا کہا کہ تم ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اس کے بعد میری بڑی بہن سماح کے خاوند نے میرے خاوند سے بات کی اور اسے سمجھایا تو وہ سمجھ گیا اور اس کا رویّہ کافی حد تک تبدیل ہوگیا۔ جب میں اپنے احمدی ہونے کے اعلان کے بعد پہلی بار اپنی والدہ صاحبہ کے گھر گئی تو ان کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

والدہ صاحبہ: تم نے ایسے شخص کو کیسے سچا مان لیا ہے جس کا کہنا ہے کہ اسے حمل ہوا اور پھر اس میں سے عیسیٰ بن مریم کی ولادت ہوئی؟

امل: جیسے آپ نے پرندوں کی طرح اڑنے والے نبی کو مان لیا ہے۔ (میری مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھی کیونکہ تمام مسلمان ان کے اڑ کر آسمان پر جا بیٹھنے کے قائل ہیں)

والدہ صاحبہ: احمدیوں نے تمہاری عقل پر پردہ ڈال دیا ہے۔ خدا کرے کہ تمہیں اور تمہاری بہن سماح کو کینسر ہوجائے۔ (دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔)

پھر کہنے لگیں کہ: تم اپنے مرزا کو نیک اور صالح مان لو لیکن نبی نہ مانو۔

امل: ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے بتادیں کہ جب آپ کا امام مہدی آئے گا تو اسے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ امام مہدی ہے؟

میری والدہ صاحبہ اس سوال کا جواب دینے سے قاصر رہیں کیونکہ وہ انقطاع وحی کے عقیدہ کی قائل تھیں۔

میرے بار بار یہی سوال دُہرانے پر وہ زچ ہوکر کہنے لگیں کہ یہ جماعت جھوٹی ہے اور یہ سب مال ہتھیانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور جماعت کو صرف تمہارے مال سے غرض ہے۔

امل: کیا آپ مجھے اتنا سادہ اور بے وقوف سمجھتی ہیں کہ کوئی جماعت مجھے کہے گی کہ ہمیں تمہارے اموال چاہئیں اور میں آنکھیں بند کر کے اس کو سچا سمجھتے ہوئے اس میں شامل ہوجاؤں گی اور اس کے لئے اپنے قریبی اور عزیز رشتوں کی ناراضگی کی بھی پرواہ نہیں کروں گی۔ کیا کسی جماعت کے محض اموال مانگنے سے ایسا قدم اٹھایا جاسکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ میرے اس جماعت میں شمولیت کے فیصلہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کے لئے خیر کی خواہاں ہے اور ہر جگہ عدل وانصاف کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

والدہ صاحبہ: کہاں ہے وہ عدل جو تمہاری جماعت نے پھیلایا ہے؟

امل: کیا قتلِ مرتد کے مروّجہ عقیدہ کے خلاف ہر ایک کی مذہبی آزادی کا اعلان عدل نہیں ہے؟

کیا محدود انسانی عمر کے دوران کئے جانے والے گناہوں کی پاداش میں ابد الاباد تک جہنم میں رہنے کی مروجہ سوچ کا دلائل کے ساتھ بطلان عدل نہیں ہے؟

کیا گزشتہ زمانوں کی طرح اب بھی خدا تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے کا اعلان کرنا عدل نہیں ہے؟

کیا یہ اعلان کرنا عدل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید ہرگز نہیں چھوڑی اور آج بھی وہ سچے مسلمانوں کے لئے اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے؟

یہ باتیں سن کر میرے خاوند کا غصہ آسمان سے باتیں کرنے لگا اور اس نے میرے بارہ میں کہا کہ اس سے بحث کرنا فضول اور اس کو واپس لانے کی کوشش کرنا عبث ہے کیونکہ احمدیوں نے اس پر جادو کر دیا ہے۔ پھر ایسی غصّہ کی حالت میں اس نے مجھے طلاق کی دھمکی دیدی۔

کولیگز کا موقف

اگلے روز میں سکول گئی تو سب ٹیچرز کو بتا دیا کہ میں احمدی ہوں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ تمہیں تمہاری بہن سماح نے اپنے پیچھے لگا لیا ہے اور اس راہ پر چلنے کا ایک ہی نتیجہ ہوگا کہ تمہیں بھی اس کی طرح مطلقہ کا لقب مل جائے گا۔ سکول کی ہیڈ مسٹریس نے مجھے بلایا اور روتے ہوئے نصیحت کے انداز میں کہا کہ احمدیت کو چھوڑ دو کیونکہ جماعت تم سے فائدہ اٹھا کے تمہیں ردّی کے کاغذ کی طرح پھینک دے گی۔

گھر بدری

میرے خاوند کو میرے احمدی ہونے کا تو دکھ تھا ہی، لیکن شاید اس سے زیادہ یہ غم کھائے جا رہا تھا کہ مجھ پر اس کی دھمکیوں اور گالیوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ غصہ میں آ کر اس نے اگلے روز مجھے گھر سے نکال دیا۔ اور میں چیخ وپکار کرتے ہوئے آنسوؤں کی مالائیں پروتی ہوئی اس گھر کو چھوڑ کر چل دی۔ اس گھر میں میرے بچے تھے، میرا ساز وسامان تھا، یہ وہی گھر تھا جس میں مَیں نے اپنی عمر کے اہم ترین ایام گزارے تھے۔ مجھے اس لحاظ سے تو تسکین حاصل تھی کہ میں یہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کر رہی تھی، ہاں اگر کوئی دکھ تھا تو چھوٹے بیٹے کا، کہ وہ ابھی میرے بغیر رہ نہیں سکتا تھا اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے میرے لئے بھی اس کا فراق المناک تھا اس لئے میں نے دعا کی کہ خدایا تو میرے دکھ سے واقف ہے، تو خود مجھے میرا بیٹا دلوا دینا۔ میں اپنے بچے کی جدائی برداشت نہ کرسکی اور دو روز کے بعد اس کے نرسری سکول سے اسے اپنے ساتھ لے آئی۔ لگتا ہے کہ اس نے بھی دو دن گھر میں چین سے نہیں گزارے تھے اس لئے میرے خاوند نے بچے کو واپس کرنے کا مطالبہ نہ کیا۔

پکی احمدی

اس کے بعد میرے ایک بہنوئی اور ایک خالہ زاد نے صلح کی کوشش کی اور اس کے لئے مجھے میری بہن سماح کے گھر سے میری والدہ صاحبہ کے گھر لے گئے۔ والدہ صاحبہ مجھے دیکھتے ہی گالی گلوچ پر اتر آئیں اور کہنے لگیں کہ تمہارے سکول کے اردگرد بسنے والے لوگ ایک درخواست پر دستخط کر رہے ہیں جس میں تمہاری سکول سے چھٹی کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ میں خاموشی سے ان کی باتیں سنتی رہی۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ مجھے ان باتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے تو وہ بولیں: یہ پکی احمدی ہوگئی ہے کیونکہ احمدی ایسی باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

میرے خالہ زاد نے کہا کہ تم بیمار ہو اور تمہیں فلاں بستی کے مولوی کے پاس جا کر دم درود کروانا چاہئے کیونکہ یہ تم نہیں بول رہی بلکہ تمہارے اندر کوئی اور بول رہا ہے۔

ایسی باتیں سن سن کر جب میری برداشت جواب دینے لگی تو میں نے انہیں کہا کہ میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ تم اپنے گھر واپس نہیں جاسکتی کیونکہ تمہارے خاوند نے گھر واپس آنے کے لئے احمدیت کو چھوڑنے کی شرط لگائی ہے۔ اگر یہ قبول ہے تو ہم ابھی تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ احمدیت کے بارہ میں تمہیں میرے موقف کا قبل ازیں ہی اندازہ تھا، اگر میں نے احمدیت چھوڑنی ہوتی تو گھر سے کیوں نکالی جاتی؟ اور ایسی حالت میں تمہاری ثالثی کی بھی کیا ضرورت تھی؟

بہر حال اب اگر آپ کچھ نہیں کرسکتے تو مجھے میری بہن کے گھر واپس چھوڑ دو۔ میری والدہ صاحبہ نے کہا کہ تم اکیلی چلی جاؤ یا خود اپنا انتظام کرلو۔ یہ سنتے ہی میں نے چیختے ہوئے کہا کہ: کیا یہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی تم پیروی کا دعویٰ کرتے ہو؟ کیا نبی کریمؐ نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک بے سہارا عورت کو بے سروسامانی کی حالت میں گھر بدر کردو؟ میں سارے زمانے کو بتاؤں گی کہ تم نے میرے ساتھ اسلام کے نام پر کیا سلوک کیا ہے۔ اس پر میرے بہنوئی اور میرے خالہ زاد کو کچھ شرم آئی اور وہ مجھے میری بہن کے گھر واپس چھوڑ آئے۔

سکول بدری کی کوشش

اگلے دن میں سکول گئی تو ہیڈ مسٹریس نے میرے ساتھ میٹنگ کی اور کہا کہ آج کے بعد سکول میں آپ کسی کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کرنے کا عہد نامہ لکھ کر دیں۔ ابھی ہم میٹنگ میں ہی تھے کہ وزارت تعلیم کی طرف سے ایک وفد بھی آن پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ اہلِ علاقہ نے آپ کے اس مدرسہ سے اخراج کی درخواست دی ہے، جبتک اس بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تم پر طالبات کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات کرنے پر مکمل پابندی لگائی جاتی ہے۔

میں نے کہا کہ اگر طالبات نے سکول سے باہر مجھ سے کوئی سوال کیا تو میں انہیں ضرور جواب دوں گی۔ اس لئے مجھ پر پابندی لگانے کی بجائے آپ طالبات کو کہہ دیں کہ وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں۔ پھر میں نے کہا کہ آخر آپ ڈرتے کس بات سے ہیں؟ تم میرے ساتھ بات کرنے سے قبل ہی خود کو بے وقوف کیوں ثابت کرنا چاہتے ہو؟ خدارا اپنی خداداد عقلوں کا کچھ احترام کریں۔ تمہیں یہ خوف کیوں لاحق ہوگیا ہے کہ مجھ سے بات کرنے سے تم ضرور بہ ضرور میرے خیالات سے متاثر ہوجاؤ گے؟

ہیڈ مسٹریس نے کہا کہ تم نہایت معیوب بات کر رہی ہو۔ میں نے کہا کہ کیا میں کسی کو گالی دے رہی ہوں؟ علاقے میں میرے خلاف پروپیگنڈے کی وجہ سے میں بچیوں کی آنکھوں میں بے شمار سوال دیکھتی ہوں۔ انہیں ان سوالوں کے جواب چاہئیں۔ کہاں ہے تمہارا مذہبی آزادی کا دعویٰ؟ اور کہاں ہے مذہبی آزادی کے وہ درس جو سارا سال ہم طالبات کو پڑھاتی رہتی ہیں؟ آپ نے اگر اس پر عمل نہیں کرنا تو اس حصہ کو نصابی کتب سے حذف کیوں نہیں کروا دیتے؟ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار مسلمانوں کے درمیان اپنے موقف کی وضاحت کا حق استعمال کرلوں گی یا اپنے دفاع میں کچھ کہہ لوں گی تو کونسے ظلم کی مرتکب ہوجاؤں گی؟ خدا کے لئے میری تبدیلی کسی عیسائی یا یہودی سکول میں کر دیں شاید وہ تم سے زیادہ مذہبی آزادی کے قائل ہوں گے۔ میں نے انہیں کہا کہ میری طرف سے مطمئن رہیں کہ میں آپ کی اولاد پر کسی قسم کے خطرہ کا موجب نہیں ہوں۔ کیونکہ میں گزشتہ چار سال سے احمدی ہوں اور اسی حالت میں تمہارے بچوں کو پڑھاتی رہی ہوں۔

.................................(باقی آئندہ)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست وستمبر 2016ء

عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں، اسی طرح البانیا، بوسنیا، مالٹا، اسٹونیا، رومانیہ، بلغاریہ، میسیڈونیا، ہنگری، کوسووو اور انڈونیشیا سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقات۔ باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔ مختلف امور سے متعلق مہمانوں کے سوالات کے جوابات۔ حضور انور ایدہ اللہ کی ذات بابرکات اور جلسہ سالانہ اور اس کے عمدہ انتظامات اور جماعت احمدیہ سے متعلق مہمانوں کے تأثرات۔

اعلانات نکاح۔ تقریب آمین

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

5 ستمبر 2016ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات رقم فرمائیں۔

آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں تھیں۔

عرب ممالک کے وفد کی ملاقات

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس وفد میں ایک بہت بڑی تعداد ان سیرین احباب کی تھی جو اپنے ملک کے تکلیف دہ حالات کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کر کے جرمنی میں آبسے ہیں۔

ملاقات کے آغاز میں حضور انور نے سب کا حال دریافت کیا اور پوچھا کہ کیا سب جرمنی میں رہنے والے ہیں؟ اس کے بعد ایک شخص نے عرض کیا:

آج میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔

☆……ایک شخص نے عرض کیا: میں نے 2003ء میں ایک رؤیا دیکھا۔ میں عمرہ کے لئے گیا تھا۔ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی میں نماز پڑھتے دیکھا تھا لیکن وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے جو مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر چھ سال بعد میں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعت کی توفیق پائی۔

☆……ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور انہیں کچھ نصائح فرمائیں کہ وہ جرمنی میں کس طرح رہیں اور روحانیت میں کس طرح اضافہ کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک دفعہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی یہی پوچھا تھا کہ میں روحانیت میں اضافہ کے لئے کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ سے ڈرو اور پھر سب کچھ کرو۔ اگر یہ پتہ ہوگا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو پھر ہر برائی سے بچ کر رہے گا۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنی دعاؤں میں استغفار اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم پڑھتے رہا کریں۔

☆……اس کے بعد ایک خاتون نے عرض کیا کہ انہوں نے دس سال پہلے ایک رؤیا میں دیکھا کہ حضور انور ان کے گھر تشریف فرما ہیں اور انہوں نے حضور انور کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک کہ سیریا میں احمدیوں کی تعداد زیادہ نہ ہوجائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کرے۔

☆……ایک اور خاتون نے عرض کیا: وہ بچپن سے ہی خلیفۃ المسیح الرابع سے ملنے کی خواہش رکھتی تھیں لیکن ان سے ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے اور خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔

☆……ایک اور عرب خاتون نے عرض کیا: وہ آسٹریا میں جس جگہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی ہیں وہاں کوئی احمدی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مسجد ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ اس جگہ کے قریب آجائیں جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے۔ وہاں ویک اینڈ پر بچوں کی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس طرح آپ کے بچے کی تربیت کا انتظام بھی ہوجائے گا۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اسائیلم کی وجہ سے وہاں آکر رہنا مشکل ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان ملکوں میں اپنی اور بچوں کی تربیت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ ماں باپ کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسلامی ملکوں کی نسبت دوسرے ممالک میں دس گنا زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں جن سے بچنا پڑتا ہے۔

☆……ہالینڈ سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ حضور آپ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں۔ سب کے دلوں میں ہیں۔

☆……ایک لڑکے نے عرض کیا کہ وہ وصیت کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی کوئی آمد نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی سٹوڈنٹ ہے تو وہ اپنے جیب خرچ پر وصیت کرسکتا ہے۔ وصیت ایک زائد قربانی ہے۔ اگر کوئی آمد کا ذریعہ نہیں ہے تو انتظار کرلیں جب تک کام اور آمد نہ ہو اور مالی قربانی کا اظہار نہ ہو۔ آپ کے ارادہ کا آپ کو ثواب مل جائے گا۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

☆……اس کے بعد الجزائر سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں الجزائر کے احمدی احباب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆……مراکش سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں اپنے لئے، فیملی کے لئے اور مراکش کے تمام احمدیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

☆……ایک اور دوست نے عرض کیا کہ وہ سیرین کرد ہیں۔ موصوف نے اپنی قوم کے حالات کی وجہ سے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ایک دجالی چال تھی کہ کردستان کو تقسیم کردیں تاکہ آپس میں لڑتے رہیں اور امن قائم نہ ہو۔ خدا کرے کہ مسلمانوں کو عقل آجائے۔

☆……ایک سیرین دوست نے عرض کیا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمارہے ہیں کہ پاکستانیوں کو تبلیغ میں مشکلات ہیں۔ اس لئے اب آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ تبلیغ کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تبلیغ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کو نبھانی چاہئے۔ خدا تعالیٰ بار بار بتارہا ہے۔ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

عرب مہمانوں کے تاثرات

ان عرب مہمانوں نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا بھی اظہار کیا۔

☆……ان میں شباب رمزی صاحب (سیرین) بیان کرتے ہیں: میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ لوگوں کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں اور میں ایسا محسوس کررہا ہوں کہ جیسے میں اپنی فیملی میں ہوں۔

☆……مکرم احمدی صاحب (سیرین) کہتے ہیں: حضور انور کی شخصیت کے بارہ میں بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور نے خطاب میں حقیقی اسلام بیان کیا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ یہ وہ اسلام نہیں ہے جو آجکل غلط طور پر استعمال ہورہا ہے۔

☆……مکرم عمار زین الدین صاحب (سیرین) بیان کرتے ہیں: حقیقت میں مَیں جماعت کا دشمن ہوں۔ میں اس لئے آیا تھا کہ میں جماعت کی خامیاں دیکھوں گا اور بعد میں ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ میں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویّے کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب میں اس جماعت کے بارہ میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔

☆……ایک بیلجیم کے دوست ڈاکٹر محمد مرزا صاحب جن کا اصل تعلق سیریا سے ہے بیان کرتے ہیں: اس اجتماع میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور سب کچھ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور ایسا لگا کہ میں جرمنی میں نہیں ہوں۔ دنیا میں کسی تنظیم کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ اس قدر لوگوں کو یورپ میں منظّم طور پر تین دن تک جمع کرسکے۔ یہاں خوبصورت چہرے اور روحانی ماحول دیکھنے کو ملا۔

☆……ڈاکٹر اسعد امریر (سیرین) بیان کرتے ہیں: مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ ہر چیز بہت منظّم تھی۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کسی نہ کسی طرح آپ کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤں۔

☆……ڈاکٹر محمد علی (سیرین) نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارا خاص خیال رکھا اور ہر بات میں حسن خلق سے پیش آئے۔ حضور کی شخصیت بہت دلکش اور قائدانہ ہے۔ انہوں نے بہت ہی اہم موضوعات پر بات چیت کی اور ان میں سے سب سے اہم بات پناہ گزینوں اور شدت پسندی کے متعلق تھی۔

☆……ایک عرب دوست حاتم الحصنی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ کے افراد کے حسن سلوک کی بہت ہی کم نظیر ملتی ہے۔ میرے پاس اس کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ حقیقت میں جتنے آپ کے خلیفہ عظیم انسان ہیں ان کے متعلق بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ خلیفہ نے امّت مسلمہ کے تمام امور کے متعلق بات کی۔ چونکہ میں سیرین ہوں اور خصوصاً سیرین کے دکھوں کا ذکر کرنا نہیں بھولے۔ آپ کی محبت بہت عظیم ہے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کی تقریر میں تعصب نام کی کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔ بلکہ وہ سب کو محبت پھیلانے کی ترغیب دیتے رہے۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے

یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔

ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے، اس کو توڑ نہ سکے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا اس سال اپنے ملک میں قیام کے پچاس سال منا رہی ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہوگی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات آپ علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

آپ علیہ السلام ہم سے بیعت لینے کے بعد ہمارا ایک معیار دیکھنا چاہتے ہیں۔ جلسوں کا مقصد بھی یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔

خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا کام جاری و ساری ہے۔ جلسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اپنے اندر پاکیزہ روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07/اکتوبر 2016ء بمطابق 07/اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر Mississauga

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا کی جماعتیں اپنے اپنے ملک کا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر اس کا اجراء فرمایا تھا۔

(ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 611)

اور فرمایا کہ سال میں تین دن قادیان میں جمع ہوں۔ اس لئے جمع نہ ہوں کہ ہم نے کوئی میلہ کرنا ہے، کوئی لہو ولعب کرنی ہے، کھیل کود کرنا ہے، دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔ نہیں، بلکہ اس لئے جمع ہوں کہ دینی علم میں اضافہ ہو اور معلومات وسیع ہوں۔ اس لئے جمع ہوں کہ معرفت ترقی پذیر ہو۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352-351)

معرفت کیا ہے؟ کسی چیز کا علم ہونا، اس کی گہرائی کو جاننا یہ معرفت ہے۔ آپ کس معرفت میں ترقی کروانا چاہتے تھے؟ آپ چاہتے تھے کہ صرف سطحی طور پر ہی اس بات کا اظہار نہ ہو کہ ہم مسلمان ہیں یا ہم کلمہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھنے والے ہیں بلکہ اسلام لانے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنی ہے۔ آپ نے یہ فرمایا کہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھتے ہو تو اس بات کی تلاش کرو کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے اور ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیا ہیں اور ہم نے کس طرح ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کس طرح سمجھنا ہے اور ان پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانا ہے، خاتم الانبیاء مانا ہے تو پھر آپ کے احکامات اور آپ کی سنت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کے راستے تلاش کرنے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 83۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور آپؐ کی زندگی کیا تھی؟ اس کی معرفت کس طرح حاصل ہو؟ اس کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب ہر تفصیل پر حاوی ہے جو آپ نے ایک سوال کرنے والے کو دیا تھا۔ جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ پس جو قرآن کہتا ہے وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی اور ہر عمل کی تفصیل ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 145-144 مسند حضرت عائشہؓ حدیث 25108 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ وہ معرفت ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ جب معرفت حاصل ہو جائے تو صرف علمی حظّ تک ہی یہ معرفت نہ رہے بلکہ اس کو روحانیت میں اور عمل میں ترقی کا ذریعہ بننا چاہئے۔ اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک فائدہ یہ ہے اور اس کے لئے ہر آنے والے کو کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کا تعارف بڑھے اور صرف تعارف حاصل کر کے دنیا داروں کی طرح وقتی تعلق نہ ہو بلکہ ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے، اس کو توڑ نہ سکے۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

پھر آپ نے فرمایا کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

یہ جلسہ کے مقاصد میں سے بہت اہم ہے۔ اس کے بغیر ایک مومن حقیقی مومن نہیں بن سکتا اور تقویٰ یہی ہے کہ جو علم حاصل کیا، جو روحانیت کا معیار حاصل کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جو محبت کا تعلق قائم کیا ہے، آپس کے تعلقات میں جو خوبصورتی پیدا کی ہے اس میں اب دوام پیدا کرو۔ اسے باقاعدہ رکھو۔ اسے باقاعدہ اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

پس یہ وہ باتیں تھیں جس کے لئے آپ علیہ السلام نے جلسہ کا انعقاد فرمایا اور فرمایا کہ ہر سال لوگ

اس مقصد کے لئے قادیان آیا کریں۔ کتنے بابرکت جلسے ہوتے تھے وہ جن میں خود حضرت مسیح پاک علیہ السلام شامل ہوکر براہ راست جماعت کو نصائح فرمایا کرتے تھے۔ افراد جماعت کی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ ان کی روحانی پیاس بجھایا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام کے بعد وہ باتیں تو نہیں ہوسکتیں۔ نبی کا مقام تو اسی کے لئے خاص ہوتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا، جو خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آیا، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں احیائے دین کے لئے بھیجا یقیناً وہ اپنا ایک مقام رکھتا تھا۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس سے خبر پا کر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ کا نظام جاری ہوا جو خلافت کا نظام ہے۔ پس وہ جاری ہوا اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا کام جاری وساری ہے۔ جلسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا نظام جب جاری ہوا تو خلافت کی موجودگی میں تقریباً چالیس سال تک جلسے منعقد ہوتے رہے۔ پھر خلافت کے پاکستان ہجرت کر جانے کے بعد ربوہ میں جلسے منعقد ہوتے رہے اور ساتھ ہی جماعت کی وسعت ملکوں ملکوں میں ہونے لگی۔ گو کہ بیرونی مشن قادیان سے ہجرت سے پہلے بھی قائم ہونے شروع ہوگئے تھے۔ خاص طور پر افریقہ میں بڑی مضبوط جماعتیں قائم ہونے لگ گئی تھیں لیکن مزید مضبوطی اور وسعت ہر آنے والے دن اور مہینے اور سال میں بیرون پاکستان جماعتوں میں ہوتی رہی یہاں تک کہ دشمن نے اس ترقی کو دیکھ کر احمدیوں کے خلاف نہایت ظالمانہ قانون حکومت کے ذریعہ سے جاری کروایا جس کی وجہ سے خلیفہ وقت کو وہاں سے ہجرت کرنی پڑی اور ساتھ ہی وہاں سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد نے بھی ہجرت کی۔ خلیفۃ المسیح الرابع کے لندن ہجرت کر جانے کے بعد جہاں لندن کے جلسوں نے ایک نیا موڑ لیا اور وسعت اختیار کی وہاں دوسرے ممالک میں بھی جلسوں میں ایک نیا رنگ پیدا ہوا اور پھر جس میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی اور آج ہر جگہ جلسوں کے ایک نئے رنگ ہیں۔ یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔ سال میں کم از کم ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے ہمیں اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے تربیتی مقصد کے لئے جمع ہونے کا فرمایا تھا۔

پس آپ بھی آج یہاں اس لئے جمع ہیں کہ اس مقصد کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا۔ ہر سال آپ اس مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اس سال خاص طور پر آپ اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ جماعت کے قیام کے پچاس سال پورے ہوگئے ہیں۔ بعضوں کو شاید اس سے اختلاف بھی ہوگا لیکن کوئی نہ کوئی معیار مقرر کرنا پڑتا ہے۔ تو جب سے جماعت کی رجسٹریشن ہوئی ہے اس کو معیار مقرر کر کے پچاس سال گنے جاتے ہیں ورنہ کہا جاتا ہے کہ پہلے احمدی تو شاید یہاں 1919ء میں ہی آگئے تھے۔ تو بہرحال جماعت اس سال اس ملک میں اپنے قیام کے پچاس سال منا رہی ہے اور اسی وجہ سے امیر صاحب نے خاص طور پر زور دے کر مجھے بھی بلایا کہ جماعت کینیڈا اس سال پچاس سال کے حوالے سے مختلف فنکشنز بھی کر رہی ہے اور اس لحاظ سے امید ہے کہ یہ جلسہ بھی بڑا ہوگا اس لئے آئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جب خلیفہ وقت کی موجودگی ہو تو لوگ بھی زیادہ آتے ہیں۔ اس سال اس وجہ سے، میرے آنے کی وجہ سے بیرونی ممالک سے بھی کافی لوگ آئے ہوں گے اور آ رہے ہوں گے۔

بہرحال اس سال کو آپ لوگ یہاں کے رہنے والے احمدی خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہوگی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات آپ علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پاکستان کے حالات کی وجہ سے بہت سے احمدی بھی پاکستان سے ہجرت کر کے دوسرے ممالک میں گئے اور آپ میں سے اکثریت اس ہجرت کے نتیجہ میں یہاں آئی ہے۔ آپ نے دینی آزادی کے حصول کے لئے ہجرت کی ہے اور یہاں کی حکومت نے آپ کو اس لئے یہاں کی شہریت دی تا کہ آپ آزادی سے اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ پس یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کی علاوہ اس عہد کے جو وہ کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جس مقصد کے لئے ہجرت کی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ ہم پاکستان میں ایسے حالات سے آئے اور یہاں جو حالات بہتر ہوئے ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گزار بندہ بنتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کے وقت بھی ہم نے جو عہد کیا ہے اسے پورا کریں جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر لاگو کروں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس زمانہ میں جس جامع رنگ میں یہ تمام باتیں اور جو احکامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے رکھے ہیں اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ علیہ السلام سے بہتر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اور باتوں کو اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ آپ علیہ السلام نے جس نہج پر رہنمائی فرمائی ہے اسی کو اختیار کر کے ہم دینی احکامات اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر مزید غور کر کے اپنے ذہنوں کو روشن اور اپنے ایمانوں کو پختہ کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بے شمار نصائح فرمائیں جو علم و عمل میں پختہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ آپ علیہ السلام ہم سے بیعت لینے کے بعد ہمارا ایک معیار دیکھنا چاہتے ہیں۔ جلسوں کا مقصد بھی یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اس وقت شاید بعض لوگ صرف جلسہ پر تو آ گئے لیکن پوری توجہ سے نہ سن رہے ہوں۔ بعض سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے ہوں گے شاید اونگھ بھی رہے ہوں ان سب کو میں کہتا ہوں کہ یہ باتیں میں جو بیان کرنے لگا ہوں ان کو غور سے سنیں اور اس وقت توجہ سے اپنے ہوش وحواس کو قائم رکھتے ہوئے بیٹھنے کی کوشش کریں۔ آدھا گھنٹہ یا چالیس منٹ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آدمی برداشت نہ کر سکے۔ اور جلسہ پر آنے کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب آپ یہ باتیں بھی سنیں جو میں کہہ رہا ہوں اور وہ تمام باتیں بھی غور سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو باقی مقررین اپنی تقریروں میں بیان کریں گے۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو ایمان کو بڑھانے والی بھی ہیں، روحانیت میں ترقی دینے والی بھی ہیں۔ اور وقتی طور پر صرف نعرے لگا کر ان سے حظّ نہ اٹھائیں بلکہ پھر انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں۔

جیسا کہ میں نے کہا میں چند باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بیان کروں گا تا کہ آپ علیہ السلام کا کلام براہ راست کانوں میں پڑے اور دل و دماغ میں اترے اور وہ روحانی تبدیلی پیدا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں‘‘۔ فرمایا ’’قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے‘‘۔ یعنی اگر تم صرف اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ مجھے پھل کا چھلکا یا خول مل گیا ہے تو یہ چیز بے فائدہ چیز ہے۔ اصل پھل سے تو تم محروم رہ جاؤ گے۔ عقلمند وہی ہے جو پھل حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے نہ کہ صرف چھلکا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ’’اگر مُرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی‘‘۔ یعنی اگر بیعت میں آئے ہو اور اپنی عملی حالت درست نہیں کرتے۔ صرف اس بات پر خوش ہو کہ میں نے جس کو مانا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی بزرگی اپنی جگہ بیشک حق ہے، ٹھیک ہے لیکن ماننے والے کو فائدہ اس بزرگی سے تبھی ہوگا جب اس کا عمل بھی اس بزرگی سے مطابقت رکھتا ہوگا، اس کے کہنے کے مطابق ہوگا۔ آپ نے فرمایا ’’جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا‘‘۔ جو نسخہ دیا گیا ہے اس کے مطابق دوائی بناؤ یا وہ دوائی خریدو پھر استعمال کرو تبھی تو فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ ’’جس سے وہ خود محروم ہے۔‘‘ یعنی خود ہی نسخہ تو لے لیا لیکن عمل نہ کر کے، اس کا استعمال نہ کر کے اپنے آپ کو محروم کر دیا۔ فرمایا ’’کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ‘‘۔ اور پھر آپ فرماتے ہیں ’’قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا‘‘ (الشمس:10)۔ یعنی یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے تقویٰ کو پروان چڑھایا۔ فرمایا ’’یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 233-232۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر بیعت کے معیار کے بارے میں مزید کھول کر فرمایا کہ:

’’اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہوا ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدّعی سچا مدّعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 167۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ موتیں کیا ہیں؟ یہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ دنیا کی چکا چوند سامنے ہے۔ قدم قدم پر یہاں ان ملکوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹانے کی کوشش میں دنیاوی سامان کئے گئے ہیں ان سے بچنا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

”اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یا اب دنیا میں مسلمان موجود ہیں۔ کسی سے کہا جاوے کہ کیا تُو مسلمان ہے؟ تو کہتا ہے الحمدللہ۔ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی زندگی کا اصول تو خدا کے لئے تھا مگر یہ دنیا کے لئے جیتا اور دنیا ہی کے لئے مرتا ہے اس وقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے۔“ (آخری وقت پہنچ جاوے، سانس نکلنے لگے)۔ فرمایا کہ ”نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا۔ اس نے کہا تُو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا“ (کہ تو مسلمان ہے۔ یہودی نے اسے کہا کہ) ”مَیں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اُسے دفن کر آیا۔“ خالد نام رکھنے سے ہمیشگی تو نہیں مل گئی۔ اس کی عمر لمبی تو نہیں ہو گئی۔ کہتا ہے شام کو بیچارہ بچہ فوت ہو گیا اور میں دفن کر آیا۔

فرماتے ہیں کہ ”پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 187۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک دفعہ چند اشخاص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں کچھ نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ: ”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے“۔ فرمایا کہ ”نیک بنو۔ متقی بنو۔ ...... یہ وقت دعاؤں سے گزارو“۔ پھر مزید نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ”قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے)“ کہ میں نے بڑا نیکی کا کام کر دیا“ اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو“۔ فرمایا کہ ”جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو، صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہو گا“۔ فرماتے ہیں کہ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے“۔

جو کچھ انسان اگر بعض نقصانات اٹھاتا ہے تو اپنے نفس کی وجہ سے اٹھاتا ہے۔ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ تو بڑا رحیم اور کریم ہے۔ فرمایا کہ ”بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی“۔ وہ اتنے عادی ہو جاتے ہیں۔ ”اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے“۔ پس استغفار بہت زیادہ کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان دنوں میں جب آپ دعائیں کر رہے ہوں۔ جلسہ کا ماحول ہی دعاؤں کا ہے تو جہاں درود پڑھ رہے ہیں وہاں استغفار بھی بہت زیادہ کریں۔ فرمایا ”کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (الاعراف:24)“ کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ فرماتے ہیں ”یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے“۔ جب سے یہ دعا اللہ تعالیٰ نے سکھائی اس وقت سے یہ قبول ہو گئی۔ ”غفلت سے زندگی بسر مت کرو“۔ یہ دعا سکھائی ہی اس لئے ہے کہ قبول کی جائے۔ پس سنجیدگی سے یہ دعا کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ”غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو“۔ اگر غفلت سے زندگی نہیں گزر رہی تو کسی بلا میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ ”کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی“۔ فرمایا کہ ”جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی کہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔“ یہ بھی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ 274 تا 276۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک موقع پر ایک مجلس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور باہمی اتفاق اور اتحاد پر بھی کچھ فرمائیں۔ اس پر آپ نے کچھ نصائح فرمائیں جن کا کچھ حصہ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ”مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران: 104)۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔ فرمایا کہ ”یاد رکھو بُغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہو گی؟“ یعنی مہدی کے آنے پر آپس میں کینے اور بغض دور ہوں گے تو فرمایا کہ کیا وہ علامت پوری نہ ہو گی؟“ وہ ضرور ہو گی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے“۔ یہ صالح جماعت تو انشاء اللہ بنے گی اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے مخلصین پیدا ہو رہے ہیں۔ فرمایا کہ ”جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔“ (ملفوظات جلد2 صفحہ 48-49۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس وہ لوگ جو آپس میں رنجشوں کو بڑھاتے ہیں ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ جب ہم نے اس زمانے میں اس شخص کو مانا ہے جو ہماری اصلاح کے لئے آیا ہے تو پھر ہمیں اس کے لئے کوشش بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی باتوں کو بھی ماننے کی ضرورت ہے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

انسانیت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہ انسانیت کیا ہے اور انسانیت کے معیار کیا ہیں اور ایک مومن کو کیسا ہونا چاہئے۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ”انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں“ (تعلق ہوں)۔ ”ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اُس وقت اِنسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے۔“ یہی چیز ہے جو نچوڑ ہے انسانیت کا کہ دو تعلق پیدا کرو۔ ایک خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ ایک آپس کے حقوق ادا کرو۔ فرمایا ”اور اسی مقام پر انسان اولوالالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں، کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے نبی اور فرشتوں کے نزدیک (یہ سب) ہیچ ہے۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 168۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے کام کاج اور کاروباروں سے منع تو نہیں کرتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ سست نہ بیٹھو اور کام کرو لیکن مقصد دنیا نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ یہ ہمیشہ سامنے رہنا چاہئے۔ جہاں دنیا کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش ہو وہاں آخرت کی حسنات کے حاصل کرنے کے لئے بھی پوری کوشش کی ضرورت ہے۔

اس مضمون کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (البقرۃ:202)۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْاٰخِرَةِ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔“ پس دنیا کو حاصل کرنا منع نہیں لیکن اس لئے حاصل کرو اور اس طریق سے حاصل کرو کہ اس میں بھلائی ہو خوبی ہو، نہ کہ دوسروں کو نقصان پہنچا کر، دوسروں کے حقوق غصب کر کے، دوسروں کے مالوں پر قبضہ کر کے۔ فرمایا ”نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَةُ الْاٰخِرَةِ کا موجب ہو گی۔“ (ملفوظات جلد2 صفحہ 91-92۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ ایسی دنیا جو تم کماؤ گے تو یہ دنیا آخرت کے لئے بھی حسنات کا باعث بنے گی کیونکہ ایسی دنیا کمانے والے پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی مخلوق کی خاطر، اس کے دین کی خاطر خرچ کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا“۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقت میں اگر جماعت کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہا اور ان سب باتوں پر عمل نہیں کرتا تو فرمایا کہ ”محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آ جائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پَروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا“۔ جس طرح پرندے پروں سے اڑتے ہیں، انسان کے اپنے اعمال جو ہیں وہ اس کو روحانی طور پر اڑاتے ہیں۔ ”اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام اُن سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں“۔ کبوتروں کی تربیت کرتے ہیں جو خط ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کے جاتے ہیں ”ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔ کس قدر دُور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں“۔ پرانے زمانے میں اسی کو استعمال کیا جاتا تھا۔ ”اور خطوط کو پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں“۔ پس ہر کام سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں اس کام کرنے کی مجھے دین اجازت دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے؟ جائز ہے کہ نہیں ہے؟ یہ نہیں کہ دنیا کمانے کے لئے انسان ہر ناجائز طریقے کو اختیار کرنا شروع کر دے۔ فرمایا کہ ”جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ سستی اور غفلت نہ کرے۔ ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے۔ اسی لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق کرنی چاہئے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 440-439۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ”ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہئے، نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔ اس وقت کُل دنیا کے مذاہب کو دیکھو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے۔ مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 358-357۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا کہ ”شدید عذاب آنے والا ہے“۔ بڑا انذار فرمایا آپ نے۔ ”اور وہ خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا جب دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفاءِ عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ اگر اس طرح پر ایک نہیں سَو بھی مر جائیں تو ہم یہی کہیں گے کہ اس نے اپنے اندر تبدیلی نہیں کی اور وہ سچائی اور معرفت کے نور سے جو تاریکی کو دور کرتا اور دل میں یقین اور لذت بخشتا ہے دُور رہا اور اس لئے ہلاک ہوا“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 71 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس دنیا کی آج بھی جو حالت ہے وہ اس فکر میں ڈالنے والی ہے کہ دنیا کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک صاحب کہنے لگے کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے تو ہمارا کیا ہو گا۔ تو اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں بھی دے دیا ہے۔ یہاں بھی تفصیل بیان کی کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو صفحہ 154)

پس یہ اصل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں اور جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کریں، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے تحت حسنات ہیں اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برائیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد اعتقادی اور عملی لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہی چیزیں ہیں جو ہماری نجات کا باعث ہیں اور یہی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہیں۔ ورنہ یہ پچاس سال یا پچہتر سال یا سو سال جو بھی جماعتوں پر آتے ہیں اس انقلاب کے بغیر کوئی چیز نہیں ہیں۔ دنیا والے تو بیشک ان باتوں پر خوش ہوتے ہیں لیکن دینی جماعتیں نہیں۔ اگر خوشی کے اظہار اس لئے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر چلنے میں ترقی کی ہے اور آئندہ مزید کوشش کریں گے تو یہ اظہار بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور جائز ہے لیکن اگر ہمارے قدم ہر قسم کی نیکیوں میں بڑھنے کے بجائے رک گئے ہیں یا پیچھے جانے شروع ہو گئے ہیں تو یہ قابل فکر بات ہے۔ پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور یہ ہمیشہ جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ جب یہاں جماعت کے پچہتر سال پورے ہوں انشاء اللہ، تو ہم کہہ سکیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا تھا اس پر نہ صرف ہم قائم ہیں بلکہ اس میں ترقی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں یہ تین دن خاص طور پر دعاؤں میں گزاریں اور جلسہ کا جو مقصد ہے، یہاں کے پروگراموں کو سننے کا اس میں بھرپور حاضر ہو کر اس کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: نمازجنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

(12) مکرم چوہدری نصیر احمد وڑائچ صاحب (ساکن مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین)

25 جولائی 2016ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بڑے حوصلہ مند، صابر، ہمدرد، رحمدل اور مخلص انسان تھے۔ پورے گاؤں میں اور رشتہ داروں میں شرافت کی مثال تھے۔ ہر کوئی آپ کی تعریف کرتا ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کے چچا زاد بھائی تھے۔

(13) مکرم میر احمد افضل صاحب (آف شکاگو۔ ابن مکرم سید حسین ذوقی صاحب)

4 جولائی 2016 کو 73 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق حیدر آباد دکن سے تھا۔ مرحوم جماعت شکاگو کے مخلص ممبر تھے۔ دو مسجدوں کی تعمیر کا کام خود کروایا۔ شکاگو میں نائب صدر جماعت کے علاوہ بھی مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ہی غریب پرور انسان تھے اور غرباء کی بڑی مدد کیا کرتے تھے۔ خلافت سے وفا، محبت اور فدائیت کا تعلق رکھنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(14) مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مہر دین صاحب آف سکندر آباد سابق صوبائی امیر آندھرا پردیش)

7 ستمبر 2016 کو 83 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور بڑی باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ نظام جماعت کی اطاعت گزار اور خلیفۂ وقت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ ہر اجلاس میں بروقت حاضر ہوتی اور ہر مالی تحریک میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ بڑی خوش اخلاق، باپردہ اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار نیک خاتون تھیں۔ آپ کو بحیثیت سیکرٹری خدمت خلق صوبہ آندھرا پردیش خدمت کی توفیق ملی۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوتی رہیں اور یہی عادت اپنی اولاد میں بھی پیدا کی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تربیت کی وجہ سے ساری اولاد اور آگے پوتے پوتیاں بھی سب موصی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں

از صفحہ نمبر 16.................................

عالمگیر کاوشوں اور امن کانفرنسز سے خطابات کا ذکر کیا۔

بین المذاہب کانفرنس کے اختتام پر عیسائی مبلغ مکرم Yanagie Yuhei صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطابات اور آپ کی مصروفیات کے حوالہ سے تفصیلی تعارف حاصل کیا اور حضور انور سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس موقع پر بدھ مت کے نمائندہ کو Life of Muhammad (saw) کا جاپانی ترجمہ، عیسائیت کے نمائندہ کو قرآن کریم کا جاپانی ترجمہ اور شامل ہونے والے دیگر مہمانوں کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطابات اور احمدیت سے متعلق تعارفی لٹریچر پیش کیا گیا۔

☆......☆......☆

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء

............از صفحہ نمبر 20

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 8 تا 11/ اگست 1976ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا یہ کینیڈا کا پہلا دورہ تھا۔

☆ پھر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 4 تا 11 ستمبر کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 18 ستمبر تا 6/ اکتوبر 1986ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔

اسی دورہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 20 ستمبر 1986ء کو ''مسجد بیت الاسلام'' ٹورانٹو کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس پہلے دورہ کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل سالوں میں کینیڈا کے دورہ جات فرمائے۔

☆ 1987ء 29، 30 ستمبر کو حضورؒ دو دن کے لئے کینیڈا تشریف لائے اور پھر یہاں سے امریکہ تشریف لے گئے اور امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد دوبارہ 6 نومبر تا 7 نومبر کینیڈا کی مغربی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔

☆ 1989ء حضورؒ نے جون کے مہینہ میں دورہ فرمایا۔ 14 جون کو کینیڈا تشریف لائے۔

☆ 1991ء حضورؒ نے 30 جون تا 9 جولائی کینیڈا کا چوتھا دورہ فرمایا۔

☆ 1992ء حضورؒ نے 14/ اکتوبر تا 23/ اکتوبر کو کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اسی دورہ کے دوران 17/ اکتوبر کو حضورؒ نے مسجد بیت الاسلام کا افتتاح فرمایا۔

☆ 1994ء حضورؒ نے 23 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا چھٹا دورہ فرمایا۔

☆ 1996ء حضورؒ نے 18 جون تا 4 جولائی کینیڈا کا ساتواں دورہ فرمایا۔

☆ 1997ء میں حضورؒ نے 23 جون تا 4 جولائی ٹورانٹو (کینیڈا) کا دورہ فرمایا۔ یہ حضور کا کینیڈا کا آٹھواں دورہ تھا۔ پھر اسی سال حضورؒ نے کینیڈا کے مغربی علاقہ وینکوور کا 18 ستمبر تا 3/ اکتوبر تک دورہ فرمایا۔ یہ حضورؒ کا کینیڈا کا آخری سفر تھا۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 21 جون تا 5/ جولائی 2004ء میں کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔

☆ پھر سال 2005ء میں 4 جون تا 6 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جون 2005ء کو مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور پھر 18 جون کو مسجد بیت النور کیلگری کا سنگ بنیاد رکھا۔ 29 جون 2005ء کو حضور انور نے بیت المہدی ڈرہم کا افتتاح فرمایا۔ نیز اسی دورہ میں دو جولائی کو حضور انور نے مسجد احمدیہ بریمپٹن کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆ سال 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کا تیسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ 24 جون تا 6 جولائی کے عرصہ پر مشتمل تھا۔ اسی دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 جولائی 2008ء کو مسجد بیت النور کیلگری کا افتتاح فرمایا۔

☆ سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 3 تا 17 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جولائی کو ایوان طاہر کا افتتاح فرمایا۔

☆ سال 2013ء میں حضور انور نے کینیڈا کی مغربی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا 14 مئی تا 27 مئی دورہ فرمایا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں دورہ تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 17 مئی کو مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرمایا۔

☆ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور تائید الٰہی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ کینیڈا کا چھٹا دورہ ہے۔

☆ سال 1966ء میں جب یہاں جماعت رجسٹرڈ ہوئی اور چند خاندانوں پر مشتمل جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اُس وقت جماعت کی کیا حالت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر کینیڈا لکھتے ہیں:

''شروع شروع میں ہم جماعت احمدیہ کے ماہانہ اجلاس کے لئے ٹورانٹو میں ینگ سٹریٹ Yonge Street پر واقع YMCA کی عمارت میں ایک کمرہ کرایہ پر لیا کرتے تھے جس کا کرایہ بارہ ڈالر ہوا کرتا تھا۔ اسی کمرہ میں خواتین کے لئے پردہ ڈال دیا جاتا تھا اور احمدی خواتین ہمارے ساتھ اجلاس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ بعدازاں خواتین نے اپنے اجلاس کے لئے علیحدہ کمرے کی درخواست کی جس کا مزید کرایہ چھ ڈالر ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس علیحدہ کمرے اور مزید چھ ڈالر کی ادائیگی کے لئے جماعت کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ طویل صلاح مشورے کے بعد خواتین کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اس طرح وہ اپنے علیحدہ اجلاس منعقد کرنے لگیں اور یہ سلسلہ 1967ء سے 1973ء تک جاری رہا۔''

1973ء تک جماعت کینیڈا کی یہ حالت تھی کہ جماعت کے پاس کوئی اپنا سینٹر نہیں تھا۔ یہی کیفیت 1980 تک رہی۔ جماعت کینیڈا کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور 1980ء میں جماعت نے ٹورانٹو میں Jane Street پر ایک مکان بطور مشن ہاؤس خریدا جو کہ مبلغ کی رہائشگاہ بھی تھی اور جماعتی سینٹر بھی تھا۔ اسی مکان میں جماعتی تقریبات بھی ہوتی تھیں۔

☆ خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑنے کے نتیجہ میں اس سرزمین کی قسمت ہی بدل گئی۔ اور ایسا عظیم الشان انقلاب برپا ہوا جس کا اُس زمانہ میں تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

☆ وہی کینیڈا جہاں جماعتی ضروریات کے لئے چند ڈالرز کرایہ پر ایک کمرہ حاصل کرنا مشکل تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے کینیڈا میں مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی شمال میں بھی اور جنوب میں بھی قریہ قریہ، بستی بستی جماعت کی 24 مساجد اور 31 مشن ہاؤسز موجود ہیں اور 95 سے زائد بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں اور حلقہ جات قائم ہیں اور جماعت کی تعداد 29 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مالی وسعت اس قدر زیادہ ہے کہ آغاز کے زمانہ کے چند ڈالروں سے کروڑوں کی بھی نسبت نہیں رہی۔ صرف چند مساجد ہی لے لیں۔ ''مسجد بیت الاسلام'' ٹورانٹو کی تعمیر پر 6.3 ملین ڈالرز سے زائد خرچ ہوئے۔ ''مسجد بیت الرحمٰن'' وینکوور کی تعمیر پر 10.4 ملین ڈالرز سے زائد خرچ آیا۔ ''مسجد بیت النور'' کیلگری کی تعمیر پر 17.5 ملین ڈالرز خرچ ہوئے اور پھر ٹورانٹو میں ''ایوان طاہر'' کی تعمیر پر 9.9 ملین ڈالرز کے اخراجات آئے۔ صرف ان چار تعمیرات سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خلفائے احمدیت کے اس سرزمین پر پڑنے والے مبارک قدموں اور متضرّعانہ دعاؤں اور رہنمائی کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کس طرح اور کس شان سے ترقیات کے نئے ادوار میں داخل ہوئی اور چھلانگیں مارتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

☆ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ بھی گزشتہ دوروں کی طرح انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفرین دور ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چُھو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی اس سرزمین میں بھی جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے لئے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کینیڈا کامیابیوں اور کامرانیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ اور ہر آنے والے دن کا سورج نئی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔

....

میڈیا کوریج

آج 4/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں [ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز] اور [ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز] نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں دیں۔

☆ ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز (CBC news online) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 4/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

ٹورانٹو کے مسلمان اس سوچ میں ہیں کہ کس تبدیلی کی ضرورت ہے: پول کے مطابق کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو اس معاشرے کو اپنانا چاہئے۔

ہزاروں احمدی احباب نے اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ استقبال میں شامل اکثریت ایمیگرنٹز تھے۔ کینیڈین احمدی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ وہ اس بارہ میں تشویش کا شکار نہیں ہیں کہ ایک پول کے مطابق کینیڈا کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ ایمیگرنٹز کو معاشرہ کا حصہ بننے کی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ کالم نگار نے لکھا کہ خلیفہ کا دورہ برموقع ہے کیونکہ ایک پول کے مطابق 68 فیصد کینیڈین کا خیال تھا کہ نئے آنے والوں کو معاشرے کا حصہ بننے کے لئے مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عوام کے تاثر میں سختی کا باعث امریکی صدارت کے امیدوار کا ایمیگریشن کے خلاف زور دینا ہے۔

اس نے لکھا کہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ احمدی مسلمان خاص طور پر کینیڈین معاشرے کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ احمدی خاص طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش میں تشدد کا شکار ہیں بلکہ یوکے میں آغاز سال میں ایک سکاٹش احمدی کو ایک غیر احمدی مسلمان نے قتل کیا جس کو عدالت نے فرقہ وارانہ حملہ قرار دیا۔

....

☆ ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز (York Region News) اور ویب سائٹ بریمپٹن گارڈین (Brampton Guradian News) ان دونوں ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 60 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 4/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ مسلمانوں کے روحانی امام کی آمد ہزاروں احمدی احباب نے وان کی مسجد میں استقبال کیا

ہزاروں احمدی احباب نے مسجد بیت الاسلام میں اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ خلیفہ، جن کی رہائش لندن یوکے میں ہے 6 ہفتہ کے دورہ پر کینیڈا تشریف لائے ہیں۔ پیس ویلج کو لوگوں نے بہت خوبصورت لائیٹوں سے روشن کیا ہوا تھا اور ایک جشن کا سا ماحول تھا۔

....

05/ اکتوبر 2016ء بروز بدھ

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ٹورانٹو سٹار کے Mr.John Honderich کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایک مہمان Mr. John Honderich حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف پبلشرز کارپوریشن کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ ان کے تحت مختلف اخبارات، کتابیں اور تعلیمی مواد پر مشتمل کتب رسائل شائع ہوتے ہیں۔ نیز سب سے بڑا اور اہم اخبار ''Toronto Star'' شائع ہوتا ہے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر و توسیع و آرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

ہماری خدمات: ☆ ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆ پلاننگ پرمشن، درخواست واپیل ☆ سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ یہاں بڑے اچھے موسم میں آئے ہیں۔ یہاں آپ کی مسجد بڑی خوبصورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ۔ پھر کہا کہ کیا آپ نے مسجد اندر سے دیکھی ہے۔ تو اس پر موصوف نے عرض کیا ابھی اندر سے نہیں دیکھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور میں اور مجھ میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ حضور کا تعلق غانا سے رہا ہے اور میں بھی گزشتہ دس سال میں دو مرتبہ غانا گیا ہوں۔ پریس میڈیا کے حوالہ سے میری وہاں میٹنگ تھیں میں اس وجہ سے گیا تھا اور اکرا میں رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں قریباً آٹھ سال 1985ء تک غانا میں رہا ہوں اور غانین احمدی لوگ اب تک یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں وہاں ان کے پاس ہوں۔ ان کا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ حضور یہاں آئے ہیں، کینیڈا کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچر نیشن ہے، لوگوں میں وسعت حوصلہ ہے اور رواداری ہے۔ کینیڈا کی حکومت امیگرنٹس کے معاملے میں بہت اچھی ہے اور دوسرے ممالک کی نسبت یہاں آنے والے لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے میں زیادہ بہتر ہے۔ یہاں کے لوگ وسیع حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

اس پر موصوف مہمان نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور ہم اس معاملہ میں منفرد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو یہاں سیریا سے اور عراق سے ریفیوجیز آرہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ان کا یہاں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

اس پر مہمان نے عرض کیا کہ پچیس سے تیس ہزار اب تک آچکے ہیں۔ جب یہاں ریفیوجیز کا پہلا گروپ آیا تھا تو وزیر اعظم کینیڈا نے خود ایئرپورٹ پر جاکر ان کو خوش آمدید کہا تھا۔ اسی طرح بعض گروپس کو ریسیو کرنے کے لئے صوبہ کے وزیر اعلیٰ اور میئر بھی ایئرپورٹ پر گئے ہیں۔ ایسا کرنے کے نتیجہ میں حکومت کے حق میں یہاں یہ تأثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت ریفیوجیز کے کینیڈا آنے کو سپورٹ کر رہی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ یہاں کئی لوگوں نے پرائیویٹ طور پر ریفیوجیز فیملی کو سپانسر کیا ہے اور وہ ان فیملیز کو سپورٹ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم بھی کر رہے ہیں۔ امیر صاحب جماعت کینیڈا نے پھر تفصیلاً بتایا کہ ہم نے بھی سو(100) فیملیز کو سپانسر کیا ہے اور ان کے اخراجات اٹھا رہے ہیں۔ اس پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج میں بھی بعض سیرین رہ رہے ہیں۔ یہاں ان کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہمان نے عرض کیا کہ یہ کینیڈا کا ملک امیگرنٹس کا ہے۔ ہم سب لوگ باہر سے آئے ہیں۔ سوائے Aboriginies کے جو یہاں کے اصل باشندے ہیں۔ میرا اپنا تعلق جرمنی سے ہے۔ باہر سے آکر یہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہماری قوم میں لوگوں کا استقبال کرنا اہم ہے اور یہ بات ہماری فطرت میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نئے آنے والوں کی صلاحیتیں استعمال کریں۔ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ آپ کے ملک کے لئے اچھا ہوگا۔ نئے آنے والے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور ملک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کچھ ایسے گروپس ہیں جو ریفیوجیز اور امیگرینٹس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حکومت میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہے جو ریفیوجیز یا امیگرنٹس کے خلاف ہو۔ لیکن حضور کی بات صحیح ہے کہ کچھ لوگ آواز اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صوبائی حکومتوں میں تو ایسے لوگ نہیں ہیں جو آواز اٹھا رہے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ صوبائی حکومتوں میں بھی ایسا کوئی نہیں ہے۔ کوئی خلاف نہیں ہے۔ سب امیگرنٹس کے حق میں ہیں۔

اخبار ''Toronto Star'' کا ذکر ہوا کہ اس اخبار نے ایک آرٹیکل لکھا تھا جس میں بتایا تھا کہ مساجد میں اور مسلمانوں کی کتابوں میں شدّت پسندی سکھائی جاتی ہے۔ ایسی کتب مسجدوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ اس آرٹیکل کے ساتھ ''مسجد بیت الاسلام'' کی تصویر لگا دی تھی۔ مہمان نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی تھی۔ علم ہو جانے پر اخبار نے معافی مانگی تھی اور معذرت کی تھی۔ اس خبر کے بعد مجھے جماعت کے بارہ میں مزید پتہ لگا اور رابطہ قائم ہوا۔ اب ہم نے کچھ ایسے اقدامات کئے ہیں کہ دوبارہ کوئی ایسی خبر شائع نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مجھے اس کا علم تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے معذرت شائع کی۔ حضور انور نے فرمایا یہ ایک ''Blessing in Disguise'' والی بات ہے کہ بُری چیز سے ایک خیر کا پہلو نکل آیا۔ اس خبر، آرٹیکل کے شائع ہونے کے بعد آپ کا جماعت سے بڑا مضبوط رابطہ اور تعلق پیدا ہو گیا اور اسی وجہ سے آج آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔

مہمان نے کہا: حضور صحیح کہتے ہیں مجھے آج موقع ملا ہے کہ میں آپ سے ملوں۔

مہمان نے یہودی کمیونٹی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ٹورانٹو میں کنزرویٹو قسم کی یہودی کمیونٹی ہے۔ اپنے عقائد پر سختی سے عمل کرتے ہیں اور اسرائیل کے حوالہ سے ان کے بڑے مضبوط اور پختہ خیالات ہیں۔ جب بھی اسرائیل کے حوالہ سے بات ہوتی ہے اور کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو یہاں بہت زیادہ کھچاؤ ہو جاتا ہے اور مسلمانوں سے اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ گزشتہ حکومت میں یہ کھچاؤ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا کیونکہ سابق وزیر اعظم سٹیون ہارپر کی حکومت کُھل کر اسرائیل کا ساتھ دیتی تھی۔

موصوف مہمان نے کہا کہ دوسری طرف مجھے فخر ہے کہ ہم نے اپنے اخبار میں ایک اچھا، مضبوط مسلمان بطور کالومسٹ (Colomist) رکھا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں میں بھی بڑا پوٹینشل ہے۔ بعض بڑا اچھا لکھنے والے ہیں۔ بعض احمدی لکھتے بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اپنی کمیونٹی کا حوالہ دیئے بغیر اپنی ذاتی حیثیت سے لکھتے ہیں۔

موصوف مہمان نے عرض کیا کہ حضور کو یہاں اسماعیلی آغاخانی سینٹر جا کر دیکھنا چاہئے۔ بہت خوبصورت ہے۔ مہمان نے پوچھا کہ کیا حضور کو باہر سیر وغیرہ کرنے کے لئے کچھ وقت ملتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مقامی جماعت جو یہاں میرا پروگرام بناتی ہے ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مجھے یہاں مصروف رکھیں۔

موصوف نے کھیل کے حوالے سے ذکر کیا کہ یہاں بالٹی مور (امریکہ) اور ٹورانٹو کی ٹیموں کا بیس بال(Baseball) کا میچ تھا۔ امریکہ کی سب سے بڑی کھیل Baseball ہے۔ لوگ اس کے لئے پاگل ہوئے ہوتے ہیں۔ جس طرح یوکے میں فٹ بال کے میچز میں لوگوں کا حال ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں ایک ٹیم مانچسٹر یونائیٹڈ ہے۔ جب میچز ہوتے ہیں تو کافی جوش ہوتا ہے۔

مہمان نے بڑی خوشی سے بتایا کہ ٹورانٹو نے یہ میچ آخری منٹوں میں جیت لیا۔

جماعت میں کھیلوں کے پروگرام کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری اپنی احمدی خدام کی ٹیمیں ہیں۔ فٹ بال کے میچز اور مقابلے ہوتے ہیں۔ افریقہ میں ٹورنامنٹ ہوا۔ پھر کرکٹ کا ٹورنامنٹ بھی ہر سال ہوتا ہے۔ مختلف ملکوں کی ٹیمیں حصّہ لیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری بڑی تعداد افریقہ میں ہے، مغربی افریقہ کے ممالک میں ہماری بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ سب سے بڑی جماعت غانا میں ہے۔ پھر نائیجیریا۔ سیرالیون میں بڑی جماعتیں ہیں اور اعلیٰ لیول پر بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ مالی، نائجر اور بورکینا فاسو میں بھی بڑی تعداد موجود ہے۔

غانا کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اکرا میں جماعت کا ہیڈکوارٹر ہے لیکن سارے ملک میں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ ایک ملین کے قریب جماعت کی تعداد ہے۔ غانا میں اشانٹی کا علاقہ سب سے خوبصورت علاقہ ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں دو دفعہ غانا گیا ہوں۔ اکرا میں قیام کے علاوہ نارتھ کے علاقہ میں بھی گیا اور بعض دوسرے علاقوں کا بھی وزٹ کیا اور پھر غانا سے بورکینا فاسو By Road گیا تھا۔

حضور انور نے بتایا کہ میں نے غانا کے صدر کو کہا تھا کہ غانا کا جغرافیہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔

مہمان موصوف نے عرض کیا کہ وہ دو دفعہ اکرا (غانا) گئے ہیں اور دونوں دفعہ اکرا میں ہی قیام کیا ہے۔

حضور انور نے مہمان موصوف کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ ویک اینڈ Thanks Giving کا تہوار ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ بھی Thanks Giving ہی ہوتا ہے۔

Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 265 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ Peace Village کے علاوہ Vaughan، Toronto، Brampton، Mississauga، ریجنڈبل اور پاکستان سے آنے والی فیملیز نے شرف ملاقات پایا۔

آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز وہ تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے آنے والی ایک مہاجر فیملی بھی تھی۔ ان سبھی نے آج پہلی بار خلیفۃ المسیح کو انتہائی قریب سے دیکھا اور اپنے آقا سے باتیں کیں اور اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہ یادگار لمحات تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

گلوبل نیوز ٹی وی چینل کے نمائندہ کو انٹرویو

Global News ٹی وی چینل کے نمائندے اور جرنلسٹ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اڑھائی بجے یہ انٹرویو شروع ہوا۔

❁......**گلوبل نیوز چینل کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا دوبارہ آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے پہلا سوال کیا:** آپ کا کینیڈا کے لئے کیا پیغام ہے؟ اور آپ جسٹن ٹروڈو صاحب (وزیر اعظم) سے ملاقات کے دوران کیا سننا پسند کریں گے (آپ کی وزیر اعظم صاحب سے کیا توقعات ہیں؟)

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کی خراب صورتحال کی وجہ سے دنیا کے حالات نہایت مخدوش ہیں۔ اور دنیا کے سب ممالک ان خراب حالات کی وجہ سے متأثر ہیں۔ اس لئے ان حالات میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ہر فیصلہ ہمیں بہت احتیاط سے کرنا ہوگا، چاہے وہ فیصلہ وہاں پر ایکشن لینے کے متعلق ہو یا ان ممالک

کے پناہ گزینوں کے متعلق ہو۔ ان دونوں کے متعلق ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کی: کیا احتیاط سے مراد کوئی قدم نہ اٹھانا ہے؟ کیا کینیڈا کو اس بارے میں کوئی بھی قدم نہیں اٹھانا چاہئے؟ یا پھر ہماری حکومت کا اس میں کیا کردار ہونا چاہئے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حکومت کو دیکھنا ہوگا کہ امن کے قیام کے لئے صحیح طریق کیا ہے جس کی وجہ سے حالات مزید خراب نہ ہوں۔ نہ ہی مقامی باشندوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں اور نہ ہی اِن کے حقوق متأثر ہوں اور نہ ہی پناہ گزینوں کے لئے مشکلات ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متأثر ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ عدل وانصاف کی شرائط پوری کی جائیں اور تمام فریقوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** کیا آپ اِن کینیڈین سامعین کو جو آپ کی جماعت سے واقف نہیں بتائیں گے کہ آپ کی جماعت کو مشرقِ وسطیٰ میں کیوں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف مشرقِ وسطیٰ میں ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان ممالک میں جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا: یہاں کینیڈا میں بھی؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان ممالک میں ہماری پرسیکیوشن ہورہی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس شخص نے بطور مصلح آنا تھا وہ مسیح موعود اور مہدی کے لقب کے ساتھ آچکا ہے، اور اُن کا نام مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہے۔ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ فرق صرف خاتم النبیین کی تشریح میں ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ اور نہ کوئی نئی شریعت والا نبی آسکتا ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپ کی تعلیمات کے ساتھ آپ کی اُمت میں سے نبی آسکتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع رہ کر اور شریعتِ اسلام کا تابع ہوکر نبی آسکتا ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہی وہ شخص ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی اور یہی وقت اِس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ہے۔ پس اس وجہ سے دوسرے مسلمان فرقے ہمارے مخالف ہیں۔ لیکن ان سب مخالفتوں کے باوجود بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اصل بات کو سمجھتے ہیں اور اُن کو اِس بات کا شعور ہے اور وہ ہمارے دلائل کو مانتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امام مہدی و مسیح کی آمد کے حوالہ سے بیان فرمودہ تمام نشانات جو پورے ہوچکے ہیں اُن کو دیکھ کر یہ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے جارہے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں لوگ ان مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہورہے ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** آپ کے خیال میں کیا آپ کی جماعت اور عیسائیوں کے فرقہ اِیوَین جیلیکل (Evangelical) میں مشابہت ہے؟ اُن کی طرح آپ کی جماعت کے بھی مبلغین ہیں اور آپ لوگ بھی بیعتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کا اپنا مِشن ہے، مگر فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں، اور اِس کے مطابق عیسائیت ایک محدود مذہب ہے۔ اور انجیل کا بھی یہ دعویٰ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تمام دنیا کے لئے آئے تھے۔ لیکن قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے بے شک عیسائی تمام دنیا میں یہی تبلیغ کا کام کررہے ہیں اور

شاید اسی وجہ سے انہیں کچھ کامیابی بھی ہوتی ہو، لیکن یہ اُن کی تعلیمات کی روشنی میں یا بائبل کے مطابق اُن پر فرض نہیں ہے۔ لیکن ہماری تعلیمات اور قرآنِ کریم کی روشنی میں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ:** ہم جو مغرب میں رہتے ہیں اور اسلامی دنیا سے ناواقف ہیں کس طرح بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو سمجھ سکتے ہیں اور اِس کا مقابلہ کرسکتے ہیں جو بعض مسلمان فرقوں میں آرہی ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے مسلمانوں کے کچھ فرقے کہہ کر بہت مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میرے مطابق یا میری سمجھ کے مطابق انتہا پسندی کی بہت سی وجوہات ہیں، ہمیں وہ سب مدّ نظر رکھنی چاہئیں۔ ایک وجہ تو 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد دیکھ سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں بدامنی پیدا ہوئی اور اس تمام بدامنی کا آغاز عرب دنیا سے ہوا جس کو ’’عرب سپرنگ‘‘ کہا گیا۔ اور اس کے بعد کچھ مسلمان ممالک میں لوگوں کو آزادی دینے کے نام پر بہت سے گروہوں نے جنم لیا۔ جنہوں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ تمہاری حکومتیں اور لیڈر تمہارے حقوق غصب کررہے ہیں اور تمہیں انصاف نہیں دیا جارہا۔

پس اقتصادی بحران اور لیڈروں کی ناانصافی کے ساتھ اور دوسری بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے ان انتہا پسند گروپس نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے مسلمان نوجوانوں کو دہشتگرد بنایا اور جن لوگوں کے اپنے مفادات تھے انہوں نے نوجوانوں کو ریڈی کلائز (Radicalize) کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے کینیڈا کا علم تو نہیں لیکن 2008ء کے بعد یوکے میں تقریباً 3 ملین لوگ بے روزگار تھے۔ چند سال بعد وہاں پر کچھ بہتری ہوئی اور جو لوگ اپنے پیشے میں تجربہ کار تھے ان کو نوکریاں مل گئیں۔ لیکن ابھی بھی 1.7 یا 1.8 ملین لوگ بے روزگار ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا سب سے زیادہ نقصان نوجوان طبقہ کو ہوا ہے اور یہ بھی انتہا پسندی کی طرف لے جانے والی ایک وجہ ہوسکتی ہے۔ یہ نوجوان انتہا پسند بنائے جارہے ہیں اور ISIS یا اس جیسے دوسرے گروہوں میں شامل ہورہے ہیں، اور ان کو بڑی بڑی رقوم 6 یا 7 ہزار ڈالر ماہوار بطور تنخواہ دی جاتی ہے یا اِس سے کچھ کم۔ لیکن یہ رقم اُس سے بہتر ہے جو یہ اپنے اپنے ملکوں میں کما سکتے تھے۔ اسی وجہ سے بھی یہ نوجوان ان گروپس کے ساتھ مل رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کی: بے روزگاروں کے مالی فائدہ کے علاوہ، چند لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں ایسی تعلیم ہے جس کو جہاد کہتے ہیں۔ کیا اس وجہ سے یہ انتہا پسندی کا مسئلہ بڑھ رہا ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سارا معاملہ 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد شروع ہوا اور اس کے بعد جیسے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اسلامی ممالک کی بعض حکومتوں نے انصاف کا کردار ادا نہیں کیا۔ اس ناانصافی کے سبب بعض لوگوں کو بھڑکایا گیا کہ تمہارے حقوق تلف ہورہے ہیں اور اصل میں بعض گروہوں نے کوشش کی کہ جو لوگ پہلے سے ہی غم وغصہ میں تھے ان کو انتہا پسند بنایا۔ اور یہ کام نہ صرف ان کے اپنے ممالک میں کیا بلکہ مغرب اور یورپ میں بھی اسے عملی جامہ پہنایا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ان کے غم وغصہ اور بے چینی، مایوسی کی وجہ سے وہ جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ اِن تمام امور کی تحریری شہادت موجود ہے۔ ایک فرانسیسی رپورٹر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کچھ انتہا پسند لوگوں سے یا ان لوگوں سے جو آئِسس (ISIS) کے لئے لڑرہے تھے یا کام کررہے تھے پوچھا کہ جو سلوک تم لوگوں کے ساتھ کررہے ہو یا جس سفّاکی کا مظاہرہ کررہے ہو یہ قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم اس طرح کا وحشیانہ سلوک روا رکھو۔ ان میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ قرآن میں کیا لکھا ہے یا شریعت کیا کہتی ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہمارے بالا افسروں نے کیا حکم دیا کہ لوگوں کا سر قلم کرو اور اس طرح کے دیگر وحشیانہ فعل کرو۔ پھر اس فرانسیسی رپورٹر نے یہ بھی کہا کہ ان میں سے اکثریت اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ انتہائی مشتعل لوگ ہیں۔ ان کے افسر اور دیگر گروہ یا جو باغی گروہ ہیں وہ سب اپنے اپنے مقاصد کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے مفاد کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض کو پوچھا گیا کہ خودکش حملہ اسلام میں جائز نہیں۔ اگر ایک چیز جائز نہیں ہے تو تم اس پر عمل کیسے کرسکتے ہو۔ وہ جواباً کہتے ہیں ٹھیک ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے بالا افسروں کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جن کے پاس اسلام کا بہت ہی تھوڑا علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمیں معلوم ہے کہ یہ جائز نہیں لیکن اگر کوئی اس پر عمل کرے گا تو ہم اسے نہیں روکیں گے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم یہ نہیں کریں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا: تو اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس بارہ میں وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ صاف صاف اور واضح طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ایک اور ایک دو ہیں۔ یہ تو سارا معاملہ ہی الجھا ہوا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا مغرب بھی اس معاملے کو ہوا دے رہا ہے۔ کیونکہ ان کو اسلحہ اور ہتھیار خریدنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کی: کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ مغرب انتہا پسند مسلمانوں کو ہتھیار خریدنے میں مدد دیتا ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کئی بڑی حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ کئی حکومتیں باغی گروہوں کی مدد کررہی ہیں۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ آئِسس (ISIS) اب تک کیسے قائم ہے؟ وہ کروڑوں ڈالرز اپنا تیل بیچ کر کما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بینکوں کے ذریعہ ٹرانزیکشنز (Transactions) ہو رہی ہیں۔ اگر تم روس اور ایران پر پابندیاں لگاتے ہو جو مستحکم ممالک ہیں اور ان کی تو اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے۔ پھر کیوں بڑی حکومتیں ان گروہوں پر پابندی لگا کر اس مسئلہ کو حل نہیں کرتیں۔

......**جرنلسٹ نے عرض کی:** میں جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں۔ تو میں آخری سوال کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ جو ایک مشکل سوال ہے۔ اگر آپ مختصر طور پر بتادیں کہ کینیڈین باشندوں کو اسلام کے بارہ میں کیا سمجھنے کی ضرورت ہے، جو کہ ہم نہیں سمجھتے، جس سے اس مسئلے کا حل نکلے اور فساد کم ہو؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھیں آپ بہت سارے طریقوں سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومتیں کافی تجاویز پیش کرتی ہیں اور قانون بھی بن رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی حکومتیں بھی سنجیدہ ہورہی ہیں۔ اور واقعتاً سنجیدہ ہورہی ہیں اس لئے انہوں نے آئِسس (ISIS) پر پابندیاں لگائی ہیں یا لگانے کی کوشش کررہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ ایسا اس لئے کررہے ہیں تا کہ اس گروہ کو ختم کردیں اور اب یہ اتنا تیز کام نہیں کررہے جیسے کہ پہلے کر رہے تھے۔

پھر، آپ کا سوال یہ ہے کہ اسلام اس مسئلے کو کیسے حل کرسکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام دنیاوی کوششیں اس معاملہ میں کرلی ہیں۔ اب، صرف جو چیز آپ نے نہیں کی، وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کے ساتھ اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ تعلیم جو سچے مسلمانوں کے عملی نمونوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ہم احمدی سچے مسلمان ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کامل اور صحیح معنوں میں عدل ہو اور کوئی حکومت اپنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھے، خاص طور پر چند عرب ممالک ہیں یا چند ایسے ممالک جن کے پاس بے شمار قدرتی وسائل ہیں اگر وہ صحیح معنوں میں عدل وانصاف کو مدنظر رکھیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کیا آپ کو علم ہے کہ اربوں ڈالرز کا اسلحہ، ہتھیار سعودی عرب کو فروخت کیا جارہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس لئے ہے۔ یمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ہے؟ مگر حکومتیں یہ کہتی ہیں کہ ہم دوسری حکومتوں کے ساتھ منصفانہ تجارت کررہی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ معصوم لوگوں کو مارنے یا معصوم ملک پر حملہ کرنے یا جہاں مرضی استعمال کیا جارہا ہے۔ پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل انصاف نہیں ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ کامل عدل ہونا چاہئے، بے شک آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبی عزیزوں کے خلاف

گواہی دینی پڑے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کوئی دنیاوی قانون اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔

....

یہ انٹرویو تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 208 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

Kichnar, Brampton, Hamilton, Woodbridge, Maple, Richmondhill, Mississauga, Milton, اور Halifax۔

آج یہ سبھی لوگ اپنی زندگی میں اپنے پیارے آقا سے پہلی بار ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا۔ اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو مسجد کی طرف جانے والے راستہ کے دونوں طرف کھڑے ہجوم نے نعرے بلند کئے۔ ایک طرف مرد حضرات تھے تو دوسری طرف خواتین اپنے بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں تھیں۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور ہر قدم پر حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں یہ آوازیں اس طرح بلند ہوتی ہیں کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ یہی کہا جا سکتا ہے کہ عشق و محبت اور فدائیت کا ایک سمندر ہے جو راستہ کے دونوں اطراف سے امڈ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بابرکت لمحات، اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت السلام'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

................................(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ دورۂ جرمنی 2016ء
................................از صفحہ نمبر 4

☆......سلمان مصری صاحب نے بیان کیا: میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ میں ان کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوا۔ چنانچہ میں نے جماعت کے بارہ میں جاننے کی کوشش کی اور اسی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی۔ یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دنیا ہی بدل گئی۔ جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ایسا منظّم اجتماع میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار محبت کی فضا، یہ تمام چیزیں آجکل دنیا میں نظر نہیں آتیں سوائے احمدیت کے اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

☆......ایک مہمان علی اخرص صاحب نے جن کا تعلق شام سے ہے بتایا: مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعہ ہوا اور ایک جماعتی تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا جس میں جماعت کے تفصیلی عقائد پر بات چیت ہوئی اور کافی حد تک میری تسلی ہوگئی۔ اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ جرمنی پر جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ میرے لئے یہ بہت ہی خوبصورت موقع ہے کہ میں آپ کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ میں آپ کی حسن ضیافت اور بھائی چارہ اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکر گزار ہوں۔ یقیناً جماعت احمدیہ ایک اسلامی جماعت ہے اور اسلام کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس چھپی ہوئی خوبصورتی کو غور و فکر اور ریسرچ کے ذریعہ دوسروں پر ظاہر کریں۔

انہوں نے جلسہ میں شامل ہونے کے بعد اپنی Whats App کی Profile تبدیل کرتے ہوئے یہ لکھا کہ اَلطَّرِیْقُ اِلَی الْجَنَّۃ یعنی جنت کی طرف جانے والا راستہ۔

☆......جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ایک سیرین دوست محمد مرعی صاحب نے عرب وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی جس میں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والد صاحب کی رہائی کے لئے دعا کی درخواست کی اور اگلے دن معجزاتی طور پر سیریا میں ان کے والد صاحب کو رہا کیا گیا جس پر انہوں نے یہ خبر تمام عرب احمدیوں کو بتائی اور ان سب کے لئے یہ خبر ان کے ایمان اور خلیفہ وقت سے محبت میں اضافہ کا باعث بنی اور سب احمدیوں کو بتا رہے ہیں کہ یہ ہمارے پیارے خلیفہ کی دعا سے ہی ہوا ہے۔

☆......ریاض بصری جن کا تعلق عراق سے ہے بیان کرتے ہیں: میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لئے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقع ملا۔ میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا۔ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارہ کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی۔ خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی نورانی ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردد نہیں ہوا۔ واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ دار کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ مجھے کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ یہ تمام باتیں سن کر میں بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات پونے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر تمام حضرات نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا۔ سب فیملیز نے اور احباب نے انفرادی طور پر تصاویر بنوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

البانیہ کے وفد کی ملاقات

بعدازاں البانیہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ البانیہ سے 56 افراد کا وفد آیا تھا، جن میں 37 مرد اور 19 خواتین اور بچے شامل تھے۔ اس وفد میں 30 افراد احمدی اور 26 افراد غیر از جماعت تھے۔ نیز 4 صحافی بھی شامل تھے۔

ایک ٹیلی ویژن جرنلسٹ کے سوالات کے جوابات

☆......البانیہ سے آئے ہوئے ایک ٹیلی ویژن چینل (Vision Plus) کے صحافی Rudolf Ciku ردولف سیکو صاحب نے حضور انور سے درج ذیل سوالات کئے۔

☆......البانیہ میں مذہبی آزادی اور ہم آہنگی ہے۔ کیا خلیفہ اس بات کو جانتے ہیں اور ان کے اس کے متعلق کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر البانیہ کے لوگ اتنے کھلے دل کے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ اصل چیز انسانی قدریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بندوں کو یہی حکم دیا ہے کہ میرا حق ادا کرو اور دوسری مخلوق کا حق ادا کرو۔ مذہب کا معاملہ تو دل کا معاملہ ہے اور اس میں کسی قسم کے جبر کی اجازت نہیں۔ اسلام اگرچہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آخری اور کامل شریعت ہے، لیکن یہ ہرگز نہیں کہتا ہے ہر ایک کو زبردستی مسلمان بناؤ۔ جس کا دل چاہے مانے اور جس کا دل نہ چاہے وہ بیشک نہ مانے۔ انسان کم از کم مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کر کے اور بنیادی انسانی اقدار کا قیام کر کے ایک حصہ کو تو قائم کرے۔ مذہبی Pluralism بہت اچھی بات ہے۔ یہی صورتحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی جبکہ یہود، عیسائی اور دیگر مذاہب آزادی کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

☆......البانیہ میں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے۔ البانین لوگوں کا اس جماعت میں کیا کردار ہے اور حضور کی ان سے کیا توقعات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ میں جماعت سے وہی توقعات رکھتا ہوں جو دنیا کی باقی جماعتوں سے ہیں، یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی پابندی کریں۔ وہ احکامات کیا ہیں؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں اور مخلوق کا حق ادا کریں اور بےنفس ہو کر اس کی خدمت کریں۔

☆......ابھی حال ہی میں کیتھولک چرچ نے ایک تقریب کے ذریعہ Mother Teressa کو Saint کا درجہ دیا ہے۔ حضور کے اس کے متعلق کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور انسانیت کی بےلوث خدمات کا تعلق ہے Mother Teressa نے بے مثال نمونہ پیش کیا ہے۔ اگر عیسائیت انہیں اپنی رسم و رواج کے مطابق کوئی درجہ دینا چاہتی ہے تو وہ دیں۔ بہرحال اپنی ان خدمات کی وجہ سے کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کے سامان کر دے۔

☆......Rudolf Ciku کا آخری سوال یہ تھا کہ کیا آپ کا پلان ہے کہ آپ البانیہ تشریف لائیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مستقبل قریب میں تو ایسا کوئی پلان نہیں ہے۔ لیکن میری دعا ہے اور البانین احمدی بھی دعا کرتے ہیں کہ انشاء اللہ میں جلدی وہاں آؤں۔

ایک اور البانین سکالر کے سوالات کے جوابات

☆......البانیہ کے وفد میں ایک دوست Olsijazxhiu (اولسی یازجیو) بھی شامل تھے۔ موصوف Historian ہیں اور بلقان میں اسلام کی تاریخ پر خاص علم رکھتے ہیں۔ اکثر ٹیلی ویژن چینل پر اسلام کے متعلق ہونے والے Discussion Programs میں بحیثیت سکالر اور Analyst شامل ہوتے ہیں۔ ان کا ایک نیوز پورٹل اور آن لائن اخبار بھی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ جلسہ کے تمام انتظامات، پروگرام، خطابات و تقاریر سے بےانتہا متاثر ہیں۔ انہوں نے معذرت کا اظہار کیا کہ انہیں قبل ازیں جماعت کے بارہ میں کوئی زیادہ علم نہیں تھا۔ وہ اس وقت جماعت کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نہایت متاثر ہوئے ہیں۔

☆......موصوف نے سوال کیا کہ ایک طرف یورپ و دیگر مغربی ممالک میں Right Wing Extremist Groups بہت تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہے ہیں، نیز اسلام کے خلاف منافرت میں بھی بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ اس کے برعکس تشدد اور انتہا پسند فرقے بھی ردعمل کے طور پر بڑھ رہے ہیں۔ ان خطرناک حالات میں بہت تیزی سے دنیا ایک تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر ایک اور عالمی جنگ ہو تو اس صورت میں مسلمانوں اور اسلام کا کیا مستقبل ہوگا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کو جماعت کی تعلیمات کا تعارف نہیں ہوا تو ہمارے مبلغین کو چاہئے کہ وہ آپ کو تفصیل سے جماعت کا تعارف کروائیں۔ جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے، درحقیقت اس بات کے زیادہ امکان ہیں کہ ایک اور عالمی جنگ ہو جائے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بہت بڑی تباہی ہوگی۔ لیکن اس عالمگیر تباہی کے بعد ایک مرتبہ پھر لوگ خدا کی طرف لوٹیں گے۔ مجھے فکر ہے کہ اس وقت احمدی مسلمان کس قسم کا نمونہ پیش کریں گے؟ کیونکہ اس عالمگیر تباہی کے بعد بنی نوع انسان ایسے وجودوں کو تلاش کرے گی جو اس کی رہنمائی کر سکیں، جو انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں یقین دلا سکیں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم اس وقت Forefront پر ہوں گے۔ اس وقت صرف دین اسلام ہی ہوگا جو ان کی تمام تر ظاہری و باطنی ضروریات کو پورا کرے گا۔

حضور نے فرمایا: مجھے پختہ یقین ہے کہ اسلام کا مستقبل وہابیوں کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اس وقت صرف Spade Work ہی کیا جا رہا ہے، جبکہ مستقبل میں انشاء اللہ لوگ بڑی تعداد میں شامل ہوں گے۔ اس کی پیشگوئی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دے دی تھی کہ جب مسلمان فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ہر طرف فتنے پھیل

جائیں گے، مساجد صرف ظاہری طور پر بھری ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی، اور اُس زمانہ کے علماء بدترین مخلوق اور ہر قسم کے فتنہ وفساد کو ہوا دینے والے ہوں گے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ اسی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے غلام کو کھڑا کرے گا جو امام مہدی اور مسیح موعود ہوگا، جو تمام دنیا کو چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا۔ جس شخص کو ان باتوں پر یقین نہ ہو وہ تو یقیناً خوف اور مایوسی کا شکار ہوگا، لیکن میں پُر امید ہوں۔ مجھے اس بات کی ہرگز کوئی تشویش نہیں کہ دیگر انتہا پسند فرقے دنیا میں فتنہ وفساد برپا کریں گے۔ میری تشویش یہی ہے کہ کیا ہم اس انقلاب کو جذب کرنے اور اس زمانہ کے چیلنج کو پورا کرنے والے ہوں گے یا نہیں۔ کیا ہم ان کی ہدایت کا موجب بنیں گے یا نہیں؟ یہی بات ہے جس کا میں مسلسل اراکین جماعت سے ذکر کرتا ہوں اور ان کو خطابات و تقاریر کے ذریعہ بار بار تلقین ونصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں لاگو کریں اور آنے والی نسلوں کی تعلیم وتربیت حقیقی اسلامی روح کے مطابق کریں۔

☆......موصوف نے پوچھا کہ بعض مسلمان ممالک مثلاً مصر اور شام میں Political اسلام لانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن حالات نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ مکمل طور پر ناکام ہوگئی اور ان کی حکومت کے دوران دیگر مسلمان فرقوں کے ساتھ شدید فتنہ و فساد کا دور دورہ ہوا۔ جبکہ اس کے بالمقابل یورپ میں دور وسطی کے دوران ہونے والے خونریزی اور قتل وغارت کے بعد بعض شدید سیاسی تحریکات کے ذریعہ حکومت اور چرچ کو ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیا گیا اور اب ان ممالک میں ایک قسم کی سیکولرازم موجود ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ Laicism تو نہیں جو مذہب کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیتی ہے، لیکن کیا Secularism کا اصول مسلمان ممالک کے لئے زیادہ مفید ہوسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چونکہ دور وسطیٰ میں چرچ کو حکومت کے اوپر کافی دسترس حاصل تھی اس لئے عیسائیت کو اپنی من مانی کرنے کا موقع ملا اور بالآخر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حکومت اور چرچ مکمل طور پر علیحدہ ہوگئے۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ میں قائم خلافت ایک روحانی قیادت ہے۔ احمدی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں بس رہے ہیں۔ بعض افریقن ممالک میں ان کی تعداد ملینز میں ہے، لیکن ہر جگہ ان کے عقائد واعمال میں ایک قسم کی یکرنگی پائی جاتی ہے۔ آپ نے کہا کہ Political اسلام ناکام ہوگیا ہے، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ Political اسلام کیا ہوتا ہے؟ ہم صرف اسلام کو جانتے ہیں جو اپنی خوبصورت تعلیمات کے ساتھ زندگی کی ہر سطح پر حاوی ہے، چاہے وہ انفرادی یا گھریلو ہو، یا پھر بین الاقوامی سطح پر۔

دنیا کی اکثر حکومتیں جمہوری نظام کے مطابق چنی جاتی ہیں اور وہ جمہوریت کے اس مشہور منشور of the people, by the people and for the people پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ لیکن درحقیقت وہاں کوئی حقیقی جمہوریت نہیں ہے۔ مغرب بہت سے معاملات میں دوغلی پالیسی پر چلتا ہے۔ جدید دور میں جہاں ان کو اپنے مقاصد ہوتے ہیں، تو وہ مختلف اصول اختیار کر لیتے ہیں اور ایک ہی شخص جس کے ہاتھ میں تمام امور سلطنت ہوتے ہیں، سالہا سال حکومت کی باگ ڈور تھما دیتے ہیں۔ ایک طرف وہی طاقت ایک حکومت کو ہتھیار اور عسکری مدد مہیا کر رہی ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف ملک میں امن کے لئے کوششیں کرتی نظر آتی اور رفاہی سامان تقسیم کر رہی ہوتی ہے۔ یہ Double Standard ہیں۔ کسی ایک بھی مسلمان ملک میں ہتھیار بنانے کی انڈسٹری نہیں ہے اور تمام ہتھیار عموماً مغربی ممالک میں ہی بنائے جاتے ہیں اور تمام مسلمان ممالک انہیں سے ہتھیار خرید رہے ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک خبر کے مطابق سعودی عرب نے 87 بلین ڈالر کے ہتھیار امریکہ ودیگر مغربی ممالک سے خریدے ہیں۔ جن ممالک میں Political Islam کے نام پر حکومت کی جارہی ہے، وہ کوئی پولیٹیکل اسلام نہیں ہے بلکہ ان حکومتوں اور سیاسی حکمرانوں نے اسلامی تعلیمات کو اپنے خطرناک عزائم کے ساتھ مدغم کر دیا ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب دو گروہ آپس میں برسرپیکار ہو جائیں تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم ان میں صلح کرواؤ، لیکن اگر ان دونوں میں سے ایک گروہ بجائے امن کی کوششوں کو ماننے کے، لڑائی پر مصر ہو تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم سب اس کے خلاف متحد ہو کر لڑائی کرو اور اسے صلح کرنے پر مجبور کر دو۔ یہ وہ اسلامی طریق ہے جس کے ذریعہ دنیا میں امن و انصاف قائم ہوسکتا ہے۔ جبکہ ان ممالک نے ان تمام اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اپنے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی میں انصاف سے کام لو۔ اس لحاظ سے ہر سیاسی لیڈر کا فرض بنتا ہے کہ وہ پوری ایمانداری اور انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے اور ان فرائض کی ادائیگی اپنی سیاسی پارٹی کی خاطر نہ کرے بلکہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے۔ لیکن موجودہ حکومتوں نے ان تمام قیمتی اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

اس معاملہ میں صرف مسلمان ملکوں کو قصوروار قرار دینا درست نہیں، کیونکہ مغربی ممالک بھی انہیں کمزوریوں کا شکار ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ہی ایک حکومت مدینہ میں قائم ہوئی جس میں تمام انتظامی امور حسب صلاحیت برابری کے ساتھ یہودیوں، مسلمانوں اور دیگر اقوام کو دیئے گئے، نیز مسلمانوں کے لئے اسلامی طریق پر اور یہودیوں کے لئے ان کے دین کے مطابق معاملات طے کئے گئے۔

آپ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمان حکومتیں اپنی غلط پالیسی کے باوجود درست ہیں، کیونکہ مغرب بھی Dictators کی تائید کر رہا ہے۔

....

☆......البانیہ سے آنے والے ایک احمدی Ervin Xhepa (ایرْون جیپا صاحب) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کا تحفہ پیش کیا جس کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جواب دیا۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات، مہمان نوازی، تقاریر خطابات نہایت ہی اعلیٰ تھے اور وہ ان سب سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں کہ کس طرح احمدی بے لوث طریق پر خدمات میں مصروف عمل رہے۔ انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بعد انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو دین کی خاطر وقف کر دیں۔

☆......ایک اور دوست Adem Shahini (آدیم شاھینی صاحب) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پُرخلوص مہمان نوازی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک Practicing مسلمان ہیں اور گزشتہ تقریباً چھ ماہ سے ان کا جماعت سے تعارف ہوا ہے۔ گزشتہ کافی عرصہ سے وہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کی تصنیف لطیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ کتاب انوار و معارف سے پُر ہے اور انہوں نے اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کیا۔ جلسہ سالانہ میں معرفت وحکمت سے معطر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات و نصائح نہایت ہی آسان فہم طریق پر سننے اور سمجھنے کا موقعہ ملا۔ مختصر یہ کہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا مجھے جلسہ سالانہ کے تین دنوں کے دوران عملی طور پر دیکھنے کو ملا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرمعارف خطابات سن کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا حضور نے اپنا ہاتھ مشرق کی طرف بھی اور مغرب کی طرف بھی، ترقی یافتہ ممالک کی طرف بھی اور ترقی پذیر ممالک کی طرف بڑھایا ہوا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ خدا تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کے کلام قرآن کریم کی راہ پر ہیں۔ یہاں آکر حقیقی اخوت اور بھائی چارے کی عملی تصویر ملی۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس اسلام کو البانیہ میں پھیلاؤں اور اس پر عمل کروں۔

البانیہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

....

بوسنین وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بوسنین وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بوزنیا سے 43 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے آغاز میں وفد کے ممبران سے پوچھا کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو پہلی مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب سے استفسار فرمایا کہ انہیں جلسہ کیسا لگا؟

☆......اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے 25 سال سے خدمت خلق کا موقع مل رہا ہے۔ لیکن اس طرح کا جلسہ اور ایسا نظام میں نے کہیں اور نہیں دیکھا۔ میں نے اس جلسہ میں کوئی لغو بات نہیں دیکھی۔

نیز موصوف نے کہا: حضور انور نے عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنی عبادات اور دعاؤں کے ذریعہ اسلام کو دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ حضور انور کی اس بات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

☆......پھر ایک اور دوست نے عرض کیا کہ میں نے بہت دیر انتظار کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع عطا فرمایا کہ میں اس جلسہ میں شامل ہوسکوں۔ اس دوست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔

☆......ایک دوست Bayro صاحب نے کہا کہ: میرا تعلق بوسنیا میں رومن کمیونٹی سے ہے۔ اس ملک میں لوگ ہماری عزت نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود جماعت ہمارے ساتھ محبت کا سلوک کرتی ہے۔ ہمیں مقامی لوگوں کی طرف سے کئی مسائل درپیش ہیں لیکن اس کے باوجود خاکسار جماعت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

موصوف نے کہا: دراصل اس دور میں صرف جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہی ہے جو کہ دنیا کو امن کی طرف دعوت دے رہا ہے اور حقیقت میں یہی وہ طریق ہے جس پر چل کر حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگوں سے امن کا قیام ممکن نہیں۔ حقیقی امن صرف محبت سے ہی قائم ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ آج جنگوں سے امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

☆......پھر ایک اور دوست نے عرض کیا کہ مجھے یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ مجھے صرف اس بات کا دکھ ہے کہ میں عمر کے آخری حصہ میں یہاں آیا ہوں اور اس عمر میں آکر جماعت کی اس طرح خدمت نہیں کرسکتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خدمت قبول کرنے والا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت کا اور موقع عطا کرے۔

☆......وفد میں شامل ایک دوست مصطفیٰ صاحب جن کی عمر 84 سال ہے اور صرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ موصوف نے بہت ہی جذباتی انداز میں کہا:

مجھے افسوس ہے کہ مجھے جماعت کا پیغام عمر کے اس حصہ میں ملا ہے جب میں جماعت کی اس طرح خدمت نہیں کرسکتا جس طرح مجھے کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق جزا عطا فرما دیا کرتا ہے۔ انشاء اللہ آپ کو بھی جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

☆......ایک دوست ندیم صاحب نے عرض کیا: یہ میرا تیسرا جلسہ ہے لیکن یہ جلسہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ جلسہ میرے دل میں اتر گیا ہے۔ میں کام کی غرض سے جرمنی آیا تھا۔ یہاں آکر بیت السبوح میں نماز پڑھنے کے لئے جس ٹیکسی میں آرہا تھا وہ کسی احمدی دوست کی تھی۔ اس احمدی بھائی نے جس محبت اور پیار سے خاکسار کو گلے لگایا وہ محبت بے نظیر و بے مثال تھی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متبعین میں جو آپس میں محبت و پیار دیکھنا چاہتے تھے یہ اس کی ایک جھلک ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی معنوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......ایک مہمان Mayo صاحب نے کہا: حضور انور سے ملاقات کے دوران میں نے ایک عجیب کیفیت کا مشاہدہ کیا۔ میں سر جھکا کر بیٹھا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ میں رونا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے باوجود آنسو تھے کہ رکتے نہ تھے۔

☆......ایک مہمان خاتون Daffala صاحبہ نے کہا: جلسہ کے دوران جب حضور انور نماز کے لئے جارہے تھے تو حضور انور کو پہلی مرتبہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حضور انور پر نظر پڑتے ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور ایک عجیب روحانی سرور طاری ہوگیا جسے میں بیان نہیں کرسکتی۔

☆......ایک خاتون نے عرض کیا کہ یہ میرا تیسرا جلسہ سالانہ ہے اور محبت الٰہی پر جو تقریر ہوئی اس میں مقرر نے ایک جملہ پڑھا جو مجھے بہت پسند آیا۔ وہ فقرہ یہ تھا کہ جو خدا سے محبت کرتا ہے خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ جملہ میرے دل میں اس لئے اتر گیا کیونکہ میں خدا سے محبت تو ہمیشہ کرتی تھی لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ خدا بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

☆......بوسنیا کے وفد میں شامل ایک دوست عادل مفالہ صاحب بھی تھے جن کا تعلق سوڈان سے ہے لیکن

گزشتہ 20 سال سے بوسنیا میں مقیم ہیں۔ موصوف پیشہ کے اعتبار سے ایک ماہر اور کامیاب ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ میں نے بحیثیت ایک ڈاکٹر کے گزشتہ 25 سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کی ہے۔ لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم وضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آیا۔

موصوف نے کہا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مثلاً حقیقی مسلمان کی ذمہ داری اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جوش اور غلبہ اسلام کی مہم میں ایک مسلمان کا کیا کردار ہوسکتا ہے یہ ساری باتیں ایسی تھیں جو کہ اس دور کے لئے بیحد ضروری ہیں۔

موصوف نے کہا: اسلام کی بنیاد ہی اطاعت اور نظم و ضبط پر ہے اور وہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی ہے۔

☆......وفد میں شامل ایک دوست نوریہ صاحب نے جلسہ کے دوران بیعت کرکے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس سے قبل جلسہ میں شامل نہیں ہوا تھا مگر جلسہ کے بارہ میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اب جلسہ میں شامل ہونے کے بعد دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔

☆......ایک دوست مکرم دانیال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا۔ ان روحانی مُردوں میں خاکسار بھی ایک ہے جسے جلسہ میں شامل ہوکر از سرِ نَو روحانی زندگی ملی۔

موصوف نے کہا: اگرچہ میں کئی سال سے جماعت میں شامل ہوں مگر اس جلسہ سے قبل میں نے اپنے دل میں وہ روحانی تپش محسوس نہ کی جو کرنی چاہئے تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ جو بہت ہی رحیم و کریم ہے اس نے محض اپنے فضل سے اس جلسہ کے ذریعہ خاکسار کو از سرِ نو روحانی زندگی عطا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اس احساس کو آپ کے اندر قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بوسنین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ بھی عطا فرمائیں۔

مالٹا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعدازاں مالٹا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ امسال مالٹا سے 13 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا جن میں سات عیسائی دوست بھی شامل تھے۔

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

☆......ایک میڈیکل ڈاکٹر، ان نمدی صاحب جن کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور گزشتہ 30 سالوں سے مالٹا میں مقیم ہیں اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے عرض کیا: میں نے کئی سال قبل اسلام کو سمجھنے کے لئے چھ ماہ کا کورس کیا تھا۔ اس کورس کے بعد یہ محسوس ہوا کہ اسلام ہی وہ جگہ ہے جہاں میں جاسکتا ہوں مگر بعض مسلمانوں کی غلط حرکات اس خوبصورت امیج کو داغدار کررہی ہیں اور پھر تشویش بھی ہوئی۔ مگر جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو دین کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام مسلمان اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے اور ہر طرف محبت و بھائی چارہ کا بول بالا ہو۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتی ہے اور یہ نہیں کہتی کہ اللہ تعالیٰ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے اور اس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور زیادہ قریب کردیا ہے۔ کہنے لگے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے وحی کرتا تھا، بولتا تھا مگر آج نہیں بولتا وہ غلطی پر ہیں اور احمدیت حق ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔

موصوف نے کہا میں اسلام کے بارہ میں سوالات کے جوابات کی تلاش میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ اس جلسہ میں شرکت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیرمسلموں سے خطاب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔

موصوف نے کہا: جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کرکے تمام مسلمانوں کو پڑھانی چاہئے اسی طرح غیرمسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ اب میں اپنے حلقہ احباب میں اور مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب دعوت کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کررہی ہے اور یہ اسلام امن وسلامتی کا پیغام ہے۔ اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر احمدیت کا پیغام اپنے ملک میں پھیلائیں گے۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہا: آج کا دن ہمارے لئے بہت اہم اور خاص ہے۔ خلیفۃ المسیح یقیناً خدا کے پیارے وجود ہیں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا خدا سے ایک گہرا تعلق ہے۔ کہنے لگے کہ میں اپنا ہاتھ نہیں دھونا چاہتا کیونکہ اس ہاتھ سے میں نے حضور انور سے مصافحہ کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زیادہ دیر تک میں اس مصافحہ کا لطف اور برکت حاصل کرسکوں اور میں زیادہ سے زیادہ دیر تک اس ماحول میں رہنا چاہتا ہوں۔ میرے دورے کا مقصد پورا ہوگیا۔ میں بہت خوش ہوں۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک عظیم نعمت اور امام سے نوازا ہے۔ کاش کہ مسلمان اور ساری دنیا آپ کی آواز پر لبیک کہنے والی بن جائے۔ آمین

☆......مالٹا سے جلسہ پر تین عیسائی خواتین بھی شامل ہوئی تھیں۔ پہلے دن انہوں نے اپنے مردوں کے ساتھ مردانہ ہال میں جلسہ دیکھا اور دوسرے دن وہ لجنہ مارکی میں گئیں اور پھر سارا دن وہیں گزارا اور مبلغ سلسلہ کو کہنے لگیں: آج آپ نے جو ہمیں خواتین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کیا ہے تو ہمیں وہاں زیادہ مزا آیا ہے اور ہم وہاں پر زیادہ آسانی اور آرام محسوس کرتی رہیں، خواتین کے ساتھ رہ کر ہمیں زیادہ آزادی اور خوداعتمادی کا احساس ہوا اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ کا باقی وقت بھی ہم خواتین کے ساتھ ہی گزاریں۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگیں: ہمیں بہت مزہ آیا اور یہ لمحات ہمارے لئے بہت قیمتی تھے۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے ایک باپ اپنے بچوں سے مخاطب ہے۔ حضور والد کی طرح ہمارے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ بہت عظیم انسان ہیں۔ آج کا دن بہت خاص ہے بہت ہی خاص۔

☆......ایک مہمان ایڈورڈ میلان صاحب کہنے لگے: ہم جلسہ کے ہر لمحہ سے فیضیاب ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے پروگرام ہوتے رہیں تاکہ دنیا کو اسلام کے اصل چہرہ سے متعارف کرایا جاسکے۔ حضور انور کے خطابات سے متعلق کہنے لگے کہ ہمیں حضور کے خطاب سن کر بہت مزا آیا ہے۔ حضور کے خطاب بہت ہی دلچسپ، فکر انگیز، معلوماتی اور وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

☆......مالٹا کے وفد میں شامل ایک عیسائی مہمان سرجوستا گنو صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور نے جو روح اور جسم کا باہمی تعلق بیان فرمایا ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے حضور کی تقاریر ریکارڈ بھی کی ہیں تاکہ بعد میں بھی ان سے استفادہ کرسکوں۔ کہنے لگے پہلے میرا اسلام سے متعلق تاثر منفی تھا تاہم اب میرے نظریات بالکل بدل چکے ہیں اور اب میرے دل میں اسلام کی بہت قدر اور عزت ہے۔

☆......پشاور (پاکستان) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں نے چار ماہ قبل بیعت کی ہے۔ میری عمر 30 سال ہے۔ میں احمدی دوستوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہاں ان کو دیکھ کر، ان کی تبلیغ سے شوق پیدا ہوا اور میں نے جماعتی لٹریچر کا بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ مُلّاؤں نے میرے ذہن کو زہریلا کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مطالعہ کرنے کے بعد میرا دل مطمئن ہوگیا اور میں نے بیعت کرلی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مُلّا کے پیچھے چلنے کی بجائے عقل استعمال کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکمت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حکمت سے کام لینا چاہئے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

قازقستان سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعدازاں قازقستان سے آنے والے وفد نے شرف ملاقات پایا۔

☆......قازقستان سے مذہب کے ایک معروف پروفیسر Artimev (آرتی میو) صاحب جلسہ پر آئے تھے۔ انہوں نے جلسہ کے تمام انتظامات کو انتہائی شاندار قرار دیا اور مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار کو سراہا۔ موصوف نے کہا: حضور انور کے خطابات خصوصاً لجنہ کی طرف ہونے والا خطاب وقت کی اہم ضرورت تھی۔ نیز موصوف ازراہ مذاق کہنے لگے کہ شکر ہے میری اہلیہ میرے ساتھ نہیں اور انہوں نے اس خطاب کو نہیں سنا۔

موصوف نے کہا: جلسہ کی تقاریر کا معیار اچھا تھا۔ پسند آئیں۔ موصوف نے ملاقات کے دوران ایک تجویز تصویری نمائش کے حوالہ سے دی کہ اس نمائش میں سے منتخب تصاویر کو ایک کتابی شکل میں لایا جائے جو مختلف لوگوں کو پیش کی جاسکے۔

موصوف نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے ان کی تجویز کو پسند کیا۔

موصوف نے ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی تقریر کو خاص طور پر پسند کیا اور ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی خواہش بھی کی جو کہ پوری کردی گئی۔

موصوف نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ رشیا کی کسی ریاست میں ایک سیمینار کا انعقاد ہونا چاہئے جس میں حکومتی اراکین، ایجنسیز کے لوگ علماء اور پریس اور میڈیا کے لوگ شامل ہوں اور وہاں احمدیت اور اسلام کی پُرامن تعلیم کے حوالہ سے بتایا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: آپ آرگنائز کریں اور پلیٹ فارم مہیا کریں۔ ہم آکر بتادیں گے اور خرچ بھی ہم کرلیں گے۔ لیکن پہلے سارا جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک ایسے سیمینار کا انعقاد ممکن ہے۔

پروفیسر صاحب نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ جو غیر جانبدار محقق ہیں ان کے لٹریچر میں بھی جماعت کا ذکر آنا چاہئے۔ اس بارہ میں کوشش کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اس تجویز کا بھی جائزہ لے کر بتائیں۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ایک رشین مصنف نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں ایک کتاب لکھی تھی۔ اس میں بھی جماعت کا ذکر کیا ہے۔

یہ ملاقات ایک بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اسٹونیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ اسٹونیا سے چھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆......ایک مہمان نے عرض کیا کہ: میں تیسری مرتبہ یہاں آیا ہوں۔ جلسہ کا انتظام ہر لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا۔ بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔

☆......ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں پہلی مرتبہ جلسہ پر آیا ہوں۔ میڈیا ایجوکیشن کے شعبہ سے وابستہ ہوں۔ جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے ایسا مضبوط نظام پہلے کبھی کہیں نہیں دیکھا۔

☆......ایک فلسطینی خاتون نے عرض کیا کہ: میں پہلی مرتبہ جلسہ پر آئی ہوں۔ میرا تعلق فلسطین سے ہے لیکن میں اسٹونیا میں مقیم ہوں اور وہاں میری شادی ہوئی ہے۔ میں عربی سے انگریزی میں تراجم کا کام کرتی ہوں۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے ابھی تک اسٹونین زبان نہیں سیکھی۔

☆......پاکستان سے آنے والے ایک احمدی طالبعلم نے بتایا کہ میں ماسٹرز کرنے کے لئے اسٹونیا آیا ہوں۔ وہاں مجھے داخلہ ملا ہے اور میں پڑھائی کررہا ہوں۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر جرمنی یا فن لینڈ میں داخلہ مل جائے تو وہاں تعلیم حاصل کروں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فن لینڈ میں زیادہ ضرورت ہے۔ وہاں داخلہ ملتا ہے تو وہاں پڑھائی کرلیں۔ وہاں سے پڑھائی مکمل کرکے کسی دوسرے ملک میں جاسکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپ کو باقاعدہ کسی دوسرے ملک میں داخلہ نہیں مل جاتا آپ نے آگے نہیں نکلنا اور اسٹونیا میں ہی قیام کرکے اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔

☆......ایک مہمان نے عرض کیا کہ ہم نے جلسہ سالانہ سے بہت لطف اٹھایا ہے۔ حضور انور کی تمام تقاریر

سنی ہیں۔ یہ تقاریر ہماری آنکھیں کھولنے والی تھیں۔

☆......ایک مرد، عورت کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے ایک مہمان کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مرد اور عورت دونوں کو ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ خاوند گھر کے اخراجات کا ذمہ دار ہے اور اسلامی تعلیم کے مطابق گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت کی ہے۔ اسلام عورت کو تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت کی دو لڑکیاں ہیں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرتی ہے وہ جنت میں جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض خواتین کسی خاص پروفیشن میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ایسی خواتین اپنے پروفیشن میں جاسکتی ہیں اور ساتھ ساتھ گھر کا انتظام بھی Manage کرسکتی ہیں۔

☆......ایک مہمان نے یہ سوال کیا کہ خدا سے پہلے کیا تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا سے پہلے کچھ نہ تھا۔ صرف خدا ہی تھا۔ آپ جس طرف سے جہاں بھی پہنچیں گی وہاں آخر پر خدا ہی ملے گا۔ جہاں کچھ بھی نہیں ہے وہاں خدا ہی ہوگا۔ Big Bang سے پہلے بھی خدا تعالیٰ تھا اور Black Hole کے بعد بھی خدا ہی ہوگا۔

☆......حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح علیہ السلام جو بن باپ پیدا ہوئے ہیں اس کی اور بھی کئی مثالیں تاریخ سے ملتی ہیں اور جماعتی لٹریچر میں موجود ہیں کہ بغیر مرد کے تعلق کے اولاد ہوئی ہے۔

اسٹونیا کے وفد کی ملاقات دو بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

رومانیہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

اس کے بعد ملک رومانیہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ رومانیہ سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆......ایک نومبائع فلوریان اپریامبارک صاحب (Florian Oprea Mubarak) ہیں جو ٹیکسٹائل انجینئر ہیں۔ موصوف نے عرض کیا: جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ ہر انتظام بہت مکمل اور نپا تلا اور بہترین ہے۔ کسی انتظام کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں کوئی کمی یا نقص ہے اتنے بڑے اجتماع کے لئے ایسا وسیع انتظام جو مکمل بھی ہو بے حد محنت اور جانفشانی اور سالوں کی پلاننگ اور تجربہ سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ مسکراتے ہوئے چھوٹے چھوٹے بچے پانی پلا کر ایسی خوشی میں جھوم جاتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی گمشدہ چیز کو حاصل کرلیا ہے۔ غرض ہر کارکن اپنی ڈیوٹی میں پورا مگن محو اور مہمانوں کی محبت سے سرشار ہے۔ میں نو احمدی ہوں۔ پہلی بار جلسہ میں آیا ہوں اور میں نے پہلا سبق ایئرپورٹ سے جلسہ کے اختتام تک یہی سیکھا ہے کہ عملاً خدمت، محبت اور خندہ پیشانی سے کرنی ہے۔

موصوف نے جمعہ کے دن حضور انور کو دیکھا اور کہا کہ حضور کی شخصیت ایک بزرگ انسان کی آئینہ دار ہے۔ پھر سوالیہ انداز میں کہا کہ کیا انسان کامل ہوسکتا ہے اور پھر خود ہی جواب دیا ہاں، خدا کے چنیدہ، اس کے پیارے، اس کے بھیجے ہوئے ہی کامل ہوسکتے ہیں۔ اور خلیفۃ المسیح بھی اسی لئے کامل ہیں کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے اور اُس کے پیارے ہیں۔

پھر رات کو کہنے لگے کہ زمین پر اس وقت حضور کا کوئی ثانی، کوئی نظیر نہیں ہے۔ میں نے کوشش کی کہ اپنے علم کے مطابق غور کروں کہ حضور جیسا اور کون شخص ہوسکتا ہے لیکن نہ تو جلسہ کے احمدیوں میں مجھے کوئی اور شخص حضور جیسا لگا اور نہ دنیا میں اس وقت کوئی اور حضور کا ثانی ہے۔ آپ کے چہرہ پر ایک نور برستا ہے۔ آپ جب نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ کوئی قوت ہے اور جذب ہے جس نے ہمیں گرفت میں لے لیا ہے۔ (یہ مشاہدہ تب کا ہے جب حضور انور خواتین کے اجلاس میں تشریف فرما تھے اور مردانہ مارکی میں سکرین پر حضور انور کی تصویر براہ راست آرہی تھی)۔

مبارک فلوریان صاحب نے حضور انور کے اختتامی خطاب کے بعد کے جذبات کے حوالہ سے کہا کہ:

حضور ہزاروں لاکھوں احمدیوں کے دلوں میں حکومت کررہے ہیں۔ اسی لئے احمدی آپ سے محبت کرتے ہیں اور عشق اور پیار سے سرشار ہیں اور حضور کو تو جماعت سے اتنی محبت ہے، ان کے لئے اتنا پیار ہے کہ میں نے دیکھا اختتامی خطاب کے بعد جب حضور کے خدام خوشی اور محبت کے گیت گا رہے تھے تو حضور انور کی آنکھیں احمدیوں کی محبت میں نم تھیں اور مسکرا کر بہت محبت سے سب کو دیکھ رہے تھے۔

موصوف نومبائع مبارک فلوریان بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے اور بہت خوش تھے۔ بیعت کے حوالہ سے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہنے لگے: بیعت کے وقت اک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک خاص کیفیت کو میرے دل نے محسوس کیا۔ بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔

حضور کے خطاب کی اگر ٹرانسلیشن نہ بھی ہو پھر بھی حضور کی باتیں اور پیغام روحانی طور پر دل و دماغ میں ٹرانسمٹ ہورہا ہوتا ہے۔

ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ انہوں نے بہت باتیں کرنے کو سوچ رکھی تھیں لیکن حضور کی خدمت میں پیش ہوکر وہ سب باتیں بھول کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضور کا رعب ایسا طاری ہوگیا تھا کہ میرا اتمام پلان دھرے کا دھرا رہ گیا اور حضور انور نے جو دریافت فرمایا بس وہی بات ہی میں کرسکا۔

جلسہ کے حوالہ سے میں نے یہی کہا کہ یہ سارا جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔ ایک خوبصورت خواب کی دنیا تھی۔

☆......رومانیہ سے آنے والے دوسرے مہمان دان دروتھا صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے سب کام ایک ہی ردھم میں ہورہے تھے۔ بہت بڑا انتظام ہے۔ ہر انتظام ایسے دائرہ میں بہت خوبی سے چل رہا تھا۔ ایک انتظام دوسرے انتظام سے ملا ہوا بھی ہے اور سب مل کر ایک ہی خدمت پر لگے ہیں۔ لیکن ہم صرف اسی حصہ کو دیکھ پاتے ہیں جس سے ہم کو واسطہ پڑرہا ہے۔

حضور کے غیر مسلم مہمانوں سے خطاب کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ خلیفہ کی سب باتیں جو اس تقریر میں کی ہیں بالکل صحیح ہیں۔ آج احمدیت ہی اسلام کا امن کا پہلو اجاگر کررہی ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ وہ 2014ء میں بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ پھر تو آپ کو سب معاملات ویسے ہی لگے ہوں گے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کے حوالہ سے کچھ مثبت تبدیلیاں بھی دیکھی ہیں اور جلسہ کا انتظام پہلے کی نسبت اچھا تھا۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ انہوں نے Judaism میں ماسٹر کیا ہوا ہے۔ لیکن وہ خود کسی بھی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ وہ رومانیہ میں یہودی اخبار جرنلسٹ بھی ہیں اور سکول میں یہودیت کے بارہ میں پڑھاتے بھی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ آپ خود مذہب کے ماننے والے نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود مذہب کے بارہ میں پڑھا رہے ہیں۔

یہ ملاقات دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

نکاحوں کا اعلان

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت فرمائی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دس نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔عزیزہ غادیہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب (امیر و مبلغ انچارج فجی) کا نکاح عزیزم بسالت احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(اس نکاح میں ایک واقف زندگی کا حق مہر پانچ ہزار یورو رکھا گیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھے بغیر حق مہر رکھا گیا ہے اس لئے زیادہ رکھا گیا ہے)

2۔عزیزہ شائستہ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم مشتاق احمد صاحب کا نکاح عزیزم عثمان احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد انور جاوید چیمہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔عزیزہ ماریہ ممتاز بنت مکرم ممتاز احمد صاحب کا نکاح عزیزم کامران احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔عزیزہ نائلہ فضل بنت مکرم چوہدری محمد فضل صاحب کا نکاح عزیزم عبدالواع باسط (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم عبدالباسط صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔عزیزہ اثمار عامر افتخار بنت مکرم عامر افتخار صاحب کا نکاح عزیزم ذیشان احمد باجوہ نعیم (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔عزیزہ شاذیہ شاد احمد (واقفہ نو) بنت مکرم صغیر احمد شاد صاحب کا نکاح عزیزم رانا سلمان احمد (واقف نو) ابن مکرم رانا طاہر احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔عزیزہ رابعہ احمد بنت مکرم عرفان احمد صاحب کا نکاح عزیزم یاسر احمد صاحب (واقف نو) ابن مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔عزیزہ کاشفہ فریال احمد (واقفہ نو) بنت مکرم مبشر ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم عدیل احمد طارق (واقف نو) ابن مکرم عبداللہ طارق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

9۔عزیزہ فائزہ سید بنت مکرم سید مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم ساحل منیر احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم زاہد احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

10۔عزیزہ رابعہ نصرت بنت مکرم اظہر الحق صاحب کا نکاح عزیزم اوصاف احمد ارسلان (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم مظفر احمد مبشر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

خطبہ نکاح

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ نکاح جن کے میں نے اعلان کئے ہیں ان میں سے اکثریت جامعہ احمدیہ کے طالبعلموں کی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی میدان عمل میں آنے والے ہیں اور اسی طرح باقی نکاح واقفین نو کے ہیں۔ ایک واقف نو کو اور جامعہ احمدیہ کے طالب علم کو تو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے ہر معاملہ میں ایک نمونہ بننا ہے اور اس کی ابتدا گھروں سے شروع ہوتی ہے۔ پس اپنے گھروں میں امن اور سکون جاری رکھنے کے لئے آپ لوگوں کو زیادہ بڑھ کر حوصلہ بھی دکھانا ہوگا اور اس میں کردار بھی ادا کرنا ہوگا۔ خاص طور پر وہ جو مربیان اور مبلغین بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ جماعت کی تربیت کا کام بھی آپ کے سپرد ہونا ہے۔ اس لئے آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ کر ہیں کہ اپنے نمونے اپنے گھروں میں قائم کریں اور اسی طرح جو مربیان اور مبلغین کی بیویاں بن رہی ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے جب اپنے رشتوں کی منظوری ایسے لڑکوں سے دی جو مربی اور مبلغ ہیں تو یہ سوچ کر دی اور دینی چاہئے تھی کہ یہ دنیادار نہیں ہیں۔ انہوں نے دین کے کام کرنے ہیں اور دوسروں سے زیادہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنا ہے۔ ان کو دنیا کے کسی بھی علاقہ میں بھیجا جاسکتا ہے کم سہولت یافتہ ملکوں میں بھیجا جاسکتا ہے۔ تھوڑے سے الاؤنس میں گزارہ کرنا ہوگا اور اسی میں ان کی بیویوں کو بھی رہنا ہوگا۔ پس ہمیشہ ان کی بیویوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح مبلغ اور مربی نے قربانی کرنی ہے ان کی بیویوں نے بھی قربانیاں کرنی ہیں اور صرف گھروں کی حد تک قربانیاں نہیں کرنی بلکہ جو مربی اور مبلغ کا کام ہے اس میں بھی ہاتھ بٹانا ہے اور اس کے لئے بھی تبلیغ کے کام میں، تربیت کے کام میں اپنے وقت کا خیال نہیں رکھنا بلکہ جہاں ضرورت پڑے، بعض نئی جماعتیں ہوتی ہیں ان میں عورتوں کی تربیت کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ وہاں جاکر ان کا ہاتھ بٹانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ آج جو یہ رشتے قائم ہورہے ہیں یہ ہمیشہ قائم رہنے والے بھی ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے بھی ہوں، ایک دوسرے سے تعاون کرنے والے بھی ہوں اور دونوں اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے بھی ہوں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں کی بھی تربیت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل - مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿نائیجر (مغربی افریقہ)﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ نائیجر کو 21اور 22 مئی 2016ء کو اپنا ساتواں نیشنل اجتماع بمقام مسجد ناصر، نائیجر کے کیپٹل نیامے میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں ایک ماہ قبل مکرم صدر صاحب انصار اللہ محترم لوئے سعید صاحب نے انصار اللہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ کی اور اس پروگرام کے حوالہ سے ایک تنظیمی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کے بعد 17اپریل 2016ء اور 20/اپریل وقار عمل منعقد کیا گیا۔ امسال نائیجر کی شدید گرمی اور لوڈ شیڈنگ کے مسائل کی وجہ سے اجتماع گاہ مسجد کے بیرونی حصہ میں درختوں کے سائے تلے تیار کی گئی۔ وقار عمل میں اجتماع گاہ کی تزئین وآرائش، کرسیوں کا انتظام، سائے کے لئے مزید شامیانے لگائے گئے۔ مہمانوں کی رہائش کے لئے احمدیہ پرائمری اسکول جو کہ اسی احاطہ میں ہے کی عمارت استعمال کی گئی۔

20اپریل کی شام سے ہی دور دراز ریجنز سے وفود پہنچنا شروع ہو گئے۔

عامر ارشاد صاحب مربیٔ سلسلہ نائیجر کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق بعد نماز عصر اس اجتماع کی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم لوئے سعید صاحب صدر انصار اللہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ کے بعد عہد دہرایا گیا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب انصار اللہ نے افتتاحی خطاب کیا۔ آپ نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تربیت اولاد اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

بعدازاں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مقابلہ جات میں تمام ریجنز کے انصار نے بھرپور حصہ لیا۔ یہ مقابلہ جات نماز مغرب تک جاری رہے۔ نماز عشاء کے بعد مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بہت سے انصار اپنے ساتھ غیر احمدی احباب کو تبلیغ کی غرض سے لائے ہوئے تھے۔

اگلے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن ہوا۔

اس روز انصار کے ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ ان مقابلہ جات میں بھی تمام ریجنز کے احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اجتماع میں ایک بڑی تعداد نو مبائعین کی تھی۔ مقابلہ جات دیکھ کر وہ بہت محظوظ ہوئے۔

ان مقابلہ جات کے بعد اختتامی تقریب مکرم شاکر مسلم صاحب امیر صاحب نائیجر کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعد ازاں صدر صاحب انصار نے مجلس انصار اللہ نائیجر کی کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو محترم امیر صاحب نے انعامات دیئے۔ بعد ازاں اس موقعہ پر شامل ہونے والے بعض احمدی اور غیر احمدی ائمہ کرام کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ تمام ائمہ نے اس پروگرام کو سراہا اور احمدیت کی بھائی چارے کے قیام کی کوششوں کی تعریف کی اور کہا کہ یہی اصل اسلام ہے جو کہ محبت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

اس کے بعد عامر ارشاد صاحب مربیٔ سلسلہ نے تمام احباب اور منتظمین اور شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

....

﴿جاپان﴾

ناگویا میں منعقدہ بین المذاہب کانفرنس میں شرکت اور اسلام احمدیت کے مؤقف کی اشاعت

جولائی 2016ء کو ناگویا میں ایک عیسائی تنظیم کی طرف سے بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں بدھ مت، عیسائیت کے مختلف فرقوں اور اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ جاپان کو شرکت کی توفیق ملی۔

کانفرنس کی میزبان مکرمہ Imai Taisoon صاحبہ نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف ان الفاظ میں کروایا کہ ”جماعت احمدیہ مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت ہے جو بین المذاہب مکالمہ پر یقین رکھتی ہے اور اپنے خلیفہ کی قیادت میں دنیا بھر میں ایک مہم کی صورت میں دیگر مذاہب کے ساتھ مل کر بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرتی چلی آرہی ہے۔ جاپان میں بھی گزشتہ چھ سال سے ایسی کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں۔“

مذہبی نمائندگان میں سے سب سے پہلے مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ سلسلہ جاپان کو اسلام اور امن عالم کے موضوع پر اظہارِ خیال کے لئے مدعو کیا گیا۔ آپ نے قرآن کریم کو بطور مثال پیش کیا جس نے نہ صرف دیگر مذاہب کی تصدیق کی بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے انبیاءؑ کی عصمت کا اعلان کیا۔

قرآن کریم نے مذاہب کے درمیان اشتراک کی بنیاد رکھی ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بانیان مذاہب کی عزت واحترام پر مبنی معاشرہ کے قیام کے لئے خصوصی کاوشیں کی ہیں اور بین المذاہب کانفرنسوں کے لئے یہ اصول وضع فرمایا ہے کہ ہر مذہب دوسروں پر تنقید کی بجائے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔

بعدازاں بدھ مت اور عیسائیت کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی رو سے امن عالم سے متعلق کاوشوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم صباح الظفر صاحب مبلغ سلسلہ جاپان نے انگریزی زبان میں اظہار خیال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں بین المذاہب مکالمہ کے راہنما اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے امنِ عالم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

FOUR VACANCIES

Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Urdu Speakers (2 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following FOUR posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR.
They should have the further main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Urdu speaker	Research, edit preaching literature and religious periodicals	London SW18
Urdu speaker	Lead prayers and deliver sermons	Cambridge

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; enter into correspondence with members and the general public; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; attend promotional events for our faith community, conferences and social functions; and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu and Arabic languages and as specified, in respect of the first two vacancies, with a good understanding of Indonesian or Bangla languages. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years except in the case of the third vacancy above where strong academic qualification supplemented by a minimum of 6 months' experience as a trained Minister of Religion shall be considered.
For all vacancies you must have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:

a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college; OR at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:

Stipend of £4,200/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed); 25 days holidays per annum.)

Closing Date: 18 November 2016
Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر199)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اوران پر ہرقسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اورانہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہرآن اپنی حفاظت میں رکھے اور شر پسند عناصر کا عبرتناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں مارچ، اپریل 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم ومخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

ایک احمدی کے قاتل کا اقبالِ جرم

کوٹ عبدالمالک، ضلع شیخوپورہ؛ 29/ مارچ 2016ء: یکم مارچ 2016ء کے دن ایک شقی القلب محمد وقاص نے کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کے مخلص اورفدائی احمدی قمر الضیاء کو خنجر کے وار کر کے شہید کر دیا تھا۔ اس شرّ پسند کو 29/ مارچ کے روز ڈی پی او شیخوپورہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس موقع پر قمر الضیاء شہید کے چھوٹے بھائی مظہر علی بھی موجود تھے۔

وہاں وقاص نے قمر الضیاء کے قتل کا اقبالِ جرم کرتے ہوئے شہید مرحوم پر جھوٹا الزام لگایا کہ انہوں نے اس سے ممتاز قادری کی پھانسی کے بعد کہا کہ 'اگر تمہارا نبی اتنا طاقتور تھا تو اس نے قادری کو بچایا کیوں نہیں؟' اس پر میں نے جذبات میں آکر اس کا قتل کر دیا۔ یہ بات ایک احمدی مسلمان کے منہ سے نکلنا ناممکن ہے۔ احمدی شاید اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہرگز نہیں کر سکتا۔ بہر حال ڈی پی او نے اس سے پوچھا کہ کیا جب مقتول نے یہ بات کی تو کوئی اور بھی وہاں موجود تھا؟ قاتل نے نفی میں جواب دیا۔ 'کیا تم نے کسی اور کو بتایا تھا کہ قمر الضیاء نے ایسا کہا ہے؟' ڈی پی او نے پوچھا۔ اس پر بھی قاتل نے نفی میں جواب دیا۔ 'میں نے اسے اکیلے ہی قتل کیا ہے اور اپنی مرضی سے قتل کیا ہے۔ اسے ماردینے کے بعد میں نے نعرے بھی لگائے تھے کہ میں نے مرزائی کو ماردیا!' اس نے بڑی تحدّی سے کہا۔ ڈی پی او نے اس سے پوچھا 'تمہیں اپنے جرم پر کوئی شرمندگی؟' 'شرمندگی کیسی، مجھے تو فخر ہے کہ میں نے ایک گستاخِ رسول کو قتل کیا ہے۔' قاتل نے بڑے سکون سے جواب دیا۔

قاتل کے بارہ میں یہ بھی علم میں آیا ہے کہ اس نے کچھ عرصہ قبل کسی کے ساتھ عدالتی نکاح کیا تھا جو کہ زیادہ دیر نہ چل سکا اور اس شادی سے اس کی کوئی اولاد بھی نہ ہوئی۔

حقیقت سب پر واضح ہے۔ قمر الضیاء نے ایسی کوئی بات نہ کی تھی اور نہ وہ کر سکتے تھے۔ قاتل اپنی جان بچانے کے لئے سراسر جھوٹ سے کام لے رہا تھا۔ اس نے ایک اور جھوٹ یہ بھی بولا کہ اس گھناؤنے فعل کے ارتکاب کے وقت وہ اکیلا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ ایک اور ساتھی بھی تھا۔ شہید مرحوم پر جب وقاص خنجر کے پے در پے وار کر رہا تھا، اسی شخص نے انہیں پکڑ رکھا تھا۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کے مطابق یہ ایک ناقابلِ معافی جرم ہے اور وقاص کو پھانسی کی سزا ہونی چاہیے۔ نیز یہ کہ اس شخص نے ممتاز قادری کے قتل کے بعد ملک میں مذہبی طور پر ناسازگار حالات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔

ربوہ میں ختمِ نبوّت کانفرنس

ربوہ؛ 26/ اپریل 2016ء: ربوہ میں ملاں اسامہ رحیم نے اینٹی احمدیہ ختمِ نبوّت کانفرنس کروائی۔ یہ شخص اپنے باپ قاری ہادی کی وفات کے بعد ربوہ میں اس کے مدرسہ کا مہتمم ہے۔ نصیر آباد کے رہائشی اس ملاں کے تعلقات لاہور سے تعلق رکھنے والے حسن معاویہ کے ساتھ بھی بتائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں شرّ پسند مل کر جماعتِ احمدیہ کے خلاف کسی نہ کسی کارروائی میں مشغول نظر آتے ہیں۔ یہ کانفرنس بعد دوپہر تین بجے کے قریب شروع ہوئی اور رات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ لگ بھگ پچاس کے قریب لوگ اس کا حصہ بنے۔

اس کانفرنس میں الیاس چنیوٹی (ایم پی اے)، محمد عمیر، حافظ زبیر ایڈووکیٹ، کراچی سے آنے والے محمد عادل، مولوی شمس الدین اور طاہر عبدالرزاق نے تقاریر کیں۔ اور بلا استثناء ہر ایک نے سراسر جھوٹے اور ناروا طریق پر حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات پر گند اچھالا۔ ان لوگوں نے کانفرنس میں موجود 'مجمع' سے احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل بھی کی۔

'تم قادیانی ہو،
میری دکان پر کیوں آئے؟'

چک 2/TDA، ضلع خوشاب؛ 27/ اپریل 2016ء: خوشاب اور اس کے گردو پیش کے علاقہ میں ملاں اطہر حسین شاہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں انتظامیہ کے بعض کارندوں کے باقاعدہ تعاون کے ساتھ پیش پیش ہے۔ اس شخص نے عوام الناس میں احمدیوں کے خلاف اشتعال پیدا کرنے میں کسی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ذیل میں اسی قسم کا ایک انتہائی افسوسناک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک احمدی ذیشان انعام اللہ پاکستان میں موبائل فون سروس مہیا کرنے والی ایک کمپنی Mobilink کی فرنچائز پر کام کرتے ہیں۔ وہ قائد آباد میں ایک دکان پر گئے جس کے مالک نے ان سے احمدی ہونے کی وجہ سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا۔ اور یہ کہتے ہوئے کہ 'تم قادیانی ہو، تم میری دکان میں کیوں آئے ہو؟' اس نے ان کو زدوکوب بھی کیا۔ اس پر اردگرد سے کچھ اور دکاندار درمیان میں پڑے اور ذیشان اپنی جان بچا کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

ذیشان مقامی پولیس اسٹیشن پہنچے اور وہاں جا کر اس واقعہ کی ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست کی۔ تھانے کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر نے انہیں کہا کہ اگر اس معاملہ کی ایف آئی آر درج ہوگئی تو معاملہ مذہبی نوعیت اختیار کر جائے گا اس لئے رہنے ہی دو۔ اس طرح ذیشان ایف آئی آر درج کروائے بغیر ہی گھر واپس لوٹ آئے۔

کچھ ہی دیر کے بعد اسی ایس ایچ او کا فون ذیشان کو آیا کہ جس دکان پر یہ واقعہ ہوا تھا اس کا مالک کہتا ہے کہ ذیشان میری دکان پر آیا، اس نے سلام کہا اور اپنے مذہب کی تبلیغ کی۔ وہ تمہارے خلاف ایف آئی آر درج کروانا چاہتا ہے۔

احمدی صدر جماعت کے خلاف مقدمہ

شادن لنڈ، ضلع ڈیرہ غازی خان؛ 25/ اپریل 2016ء: پولیس نے یہاں کے مقامی صدر جماعت مرزا اکرام اللہ ابن ظفر اللہ کے خلاف زیر 14/15-14 پنجاب سیکیورٹی ایکٹ 25/ اپریل 2016ء کو پولیس اسٹیشن کالا ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک مقدمہ درج کر دیا۔ ان پر الزام تھا کہ جماعت احمدیہ کی مسجد کی دیوار کی اونچائی سیکیورٹی سٹینڈرڈ کے مطابق درست نہ تھی نیز احاطہ میں موجود کلوز ڈ سرکٹ کیمرے بھی درست طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔

اکرام اللہ کی عبوری ضمانت حاصل کر لی گئی ہے جبکہ پولیس کے دیگر مطالبات بھی فوری طور پر پورے کر دیے گئے ہیں۔

احمدی بمشکل اپنی مسجد
بچانے میں کامیاب ہوئے

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ؛ پنجاب: پاکستان میں صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ ملاں احمدیوں کے خلاف جاری کئے جانے والے غیر منصفانہ آرڈیننس اور دیگر قانونی شقوں کو مزید غلط طور پر بنیاد بنا کر احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوئی کسر ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اور اکثر اوقات انتظامیہ ملاں کے سامنے ہتھیار ڈالنے میں ہی خیریت جانتی ہے۔ لیکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اس سے کچھ مختلف ہوا۔

ایک ملاں محمد بلال آف موتی مسجد پولیس اسٹیشن ڈسکہ شہر کے ایس ایچ او کے پاس گیا اور اسے احمدی عہدیداران کے خلاف احمدیہ مسجد میں موجود میناروں کو لے کر ایف آئی آر درج کرنے کو کہا۔ اس کا مطالبہ تھا کہ مسجد کے میناروں کو مسمار کیا جائے۔

ایس ایچ او نے تحقیق کے بعد میرٹ پر فیصلہ دیتے ہوئے اس کی درخواست مسترد کر دی۔

درخواست دہندہ اس پر آگ بگولا ہو گیا اور ایک ایڈیشنل سیشن جج کے پاس پٹیشن جمع کروادی کہ عدالت عالیہ ایس ایچ او کو یہ مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کرے۔ اپنی درخواست میں اس نے انتہائی غلط طور پر آئین کے سیکشن Cr. P.C 154؛ کے آرٹیکل 4 اور امتناع قادیانیت آرڈیننس تعزیرات پاکستان دفعہ 298-C وغیرہ کا حوالہ بھی دیا۔ یاد رہے کہ خالصتاً احمدیوں کے خلاف جاری کیے جانے والے مذکورہ امتناع قادیانیت آرڈیننس میں بھی احمدیوں کو اپنی مساجد میں مینار تعمیر کرنے سے روکا نہیں گیا۔

اس ملاں نے اپنی اس درخواست میں یہ بھی درج کیا کہ اگر اس کی درخواست پر احمدی عہدیداران کے خلاف مقدمہ درج نہ کیا گیا تو اسے لامتناہی نقصان ہوگا۔ اس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ عدالتِ عالیہ مذکورہ دفعات کے علاوہ کوئی اور دفعہ بھی اس معاملہ میں شامل کرنا چاہے تو خوب ہو۔ معاملہ اب کچھ بگڑتا دکھائی دیتا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کی مسجد کا وقار اور اس کا تقدس اور تحفظ داؤ پر لگ رہا تھا۔ چنانچہ جماعت کے عہدیداران نے فیصلہ کیا کہ وہ ایس ایچ او کے فیصلہ کا دفاع عدالت میں از خود کریں گے۔

چنانچہ احمدیوں نے عدالتِ عالیہ میں مصدقہ کاغذات پیش کیے جن کے مطابق یہ مسجد ستر سال سے قائم ہے اور اس کی تعمیر سے اب تک اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی گئی۔ اس پر فاضل جج نے ملاں کی پٹیشن خارج کر دی۔

الحمدللہ کہ انصاف پسند ایس ایچ او اور فاضل جج کے منصفانہ فیصلہ اور جرأت کی بدولت اس مسجد کے میناروں کی عزت اور تقدس قائم رہا۔ جہاں تک ملاں کے اس دعویٰ کا تعلق ہے کہ مینار صرف 'مسلمانوں' کی 'مساجد' سے مخصوص، صرف ان کی پہچان اور ان کا ضروری حصہ ہیں تو یہ بات بھی درست نہیں۔ جہاں دنیا کے مختلف طرزِ تعمیروں میں بھی مینار عمارت کی خوبصورتی کے لئے تعمیر کیے جاتے ہیں وہاں مسلمانوں کی پہلی مسجد یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تو مینار تھے اور نہ ہی محراب!

احمدی گھرانوں کو دھمکیاں

ننکانہ صاحب؛ مئی 2016ء: مئی کے مہینہ میں ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے قریب واقع گاؤں چک 565 ج ب کے تین احمدی خاندانوں کو ننکانہ صاحب میں روزمرہ کی خریداری کے دوران اس وقت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جب کچھ آوارہ نوجوانوں کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ احمدی ہیں۔ انہوں نے احمدیوں کا باقاعدہ پیچھا کیا، ان پر آوازے کسے، ان کو سرِ بازار 'قادیانی' اور 'مرزائی' کہہ کہہ کر پکارا۔

ننکانہ میں جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کوئی نئی بات نہیں۔ ماضی میں کئی احمدی گھروں کو مخالفین کے مشتعل ہجوم نے نذرِ آتش کر دیا تھا۔ آجکل وہاں کئی دکانوں میں سٹکرز چسپاں ہیں جن پر تحریر ہے کہ 'قادیانیوں کو یہاں خریداری کی اجازت نہیں'۔

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لنڈن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 دسمبر 2011ء میں حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحبؓ آف بمبئی کا مختصر ذکر خیر ’’تاریخ احمدیت‘‘ سے منقول ہے۔

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحبؓ 1873ء میں پیدا ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں 1893ء میں پنجاب کے اردو اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مضامین دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوا کہ یہ صاحبِ مدعی مہدویت و مسیحیت کون ہیں؟ ان کی تعلیم کیا ہے؟ ان کا دعویٰ کیا ہے کہ سچ مچ وہ مہدی آخرالزمان اور مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یا اخبارات محض دشمنی سے ایسے مضامین لکھ رہے ہیں۔ پہلے مَیں نے زبانی طور سے اپنے حلقہ احباب میں تحقیق اور تفتیش شروع کی۔ مگر پھر خیال کیا کہ زبانی باتوں سے تسلی نہیں ہوگی۔ بہتر ہے کہ ان کی تصنیفات دیکھوں۔ اس لئے ’’براہین احمدیہ‘‘ سے لے کر ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ تک کی تمام تصنیفات بذریعہ وی۔ پی منگوا کر پڑھیں۔ لیکن ان کتابوں کے پڑھنے میں سستی اور غفلت کی وجہ سے ڈیڑھ دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ آخر دل نے گواہی دی کہ یہ شخص سچا ہے۔

اس کے بعد حضرت سیٹھ صاحبؓ نے جولائی، اگست 1896ء میں تحریری بیعت کرلی۔ 1898ء میں پہلی بار قادیان آئے اور شرف زیارت حاصل کیا۔

آپؓ کی وفات 7 دسمبر 1957ء کو ہوئی۔

حضرت منشی مولابخش صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8 دسمبر 2011ء میں مکرم نصراللہ خاں ناصر صاحب کے قلم سے حضرت منشی مولابخش صاحبؓ کا تفصیلی ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت منشی مولابخش صاحبؓ آدم پور لدھیانہ کے رہنے والے تھے اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کے چچا تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ آپ کے والد کا تعلق قیامِ کشمیر کے زمانہ سے تھا جب آپ کے والد اُسی صیغۂ فوج میں ملازم تھے جہاں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ایک آفیسر تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق آپ کو واقفیت زمانہ تالیف ’’براہین احمدیہ‘‘ کو لدھیانہ میں ہوئی۔

حضرت منشی صاحب کی تعلیم کا ابتدائی حصہ آدم پور میں گزرا اور اس کی تکمیل لدھیانہ کے مشن ہائی سکول میں ہوئی۔ جہاں آپ نے پنجاب اور کلکتہ دونوں یونیورسٹیوں میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ لیکن پھر کالج جانے کی خواہش کے باوجود طبیعت میں انکساری اور قناعت کی وجہ سے مزید تعلیم حاصل نہ کرسکے۔ تعلیم میں رکاوٹ کی دوسری وجہ یہ ہوئی کہ سکول سے فارغ ہوتے ہی آپ کی قابلیت دیکھ کر لدھیانہ مشن سکول نے آپ کو ملازمت کی پیشکش کردی۔ چنانچہ آپ نے لدھیانہ مشن سکول میں ہی کام شروع کردیا۔ بعدازاں لدھیانہ مشن سکول کی طرف سے شکارپور (سندھ) میں متعیّن ہوئے۔ شکارپور میں مختلف قسم کی تحریکیں ایسی تھیں جو انسان کو اعتدال اور اخلاق کے مقام سے گرا سکتی تھیں مگر خداتعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ لیکن 1886ء میں آپ نے مدرسی کا سلسلہ پسند نہ آنے پر اسے ترک کردیا اور لاہور آگئے۔

لاہور پہنچ کر آپ نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا۔ مگر چونکہ یہاں چیرپھاڑ کے طبّی عمل کو برداشت نہ کرسکے اس لئے دوبارہ ملازمت کا خیال پیدا ہوا اور ریلوے ایگزامینر آفس میں کلرک ہوگئے۔ پھر ملازمت کا طویل زمانہ اسی دفتر میں گزار دیا۔ آپ کا کردار نہایت اعلیٰ تھا۔ اپنے صیغہ کے ڈپٹی ہیڈ ہوکر ریٹائرڈ ہوئے۔ ماتحتوں سے برادرانہ برتاؤ کرتے تھے اور منصبی فرائض نہایت عمدگی سے بجالاتے تھے۔ اپنے سیکشن میں کبھی مذہبی تفریق نہیں ہونے دی۔ اپنی نیکی اور مذہبی فرائض کی پابندی کے لئے وہ دفتر میں بھی مشہور تھے اور نمازوں کو بھی بروقت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت منشی مولابخش صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریری بیعت 1891ء اور دستی بیعت 1892ء میں لاہور میں کی۔ آپؓ 313/اصحاب میں شامل تھے۔ ’’ضمیمہ انجام آتھم‘‘ میں آپؓ کا نام 216 نمبر پر درج ہے۔

قبول احمدیت کے بعد 1892ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں آپؓ شامل ہوئے اور پھر 1897ء میں مستقل قادیان آگئے۔ 1902ء اور 1903ء میں آپ ایک سال کی رخصت لے کر قادیان آئے اور ادارہ الحکم میں انتظامی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت آپ کا یہی منشاء تھا کہ اگر ادارہ الحکم آپ کا متکفل ہوتو وہ ملازمت کو خیرآباد کہہ دیں۔ 1909ء میں انکار خلافت کا فتنہ پیدا ہوا تو آپؓ اس سے الگ رہے اور 1914ء میں بھی خلافت ثانیہ کے ساتھ آپ کا تعلق قائم رہا۔

آپ کے عرصۂ ملازمت میں دفتر کے بعض آریہ احباب نے ایک اخبار ’’ہمدرد ہند‘‘ کے نام سے نکالا۔ اس میں آپ کے بعض مضامین شائع ہوتے رہے۔ انارکلی (لاہور) میں شام کو ہونے والی مذہبی مناظرہ کی مجالس میں بھی آپؓ شریک ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؓ نے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو بھی مباحثہ کا چیلنج دیا لیکن انہوں نے اس مباحثہ کو منظور نہ کیا۔

حضرت منشی مولابخش صاحبؓ ایک شفیق باپ تھے اپنی اولاد کی تربیت نہایت عمدگی سے کی۔ آپؓ کی پہلی بیوی 1911ء میں فوت ہوگئیں تو آپؓ نے دوسری شادی کی۔ پہلی بیوی سے تین بیٹے اور دوسری بیوی سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا پیدا ہوئے۔ کچھ بچوں کی نوعمری میں وفات کا صدمہ بھی برداشت کیا۔

وفات سے ایک ماہ قبل آپ تپ دق محرقہ سے بیمار ہوئے۔ بعدازاں صحت تو ہوگئی مگر کمزوری روز بروز بڑھتی چلی گئی اور آخر 14 فروری 1928ء کو قریباً 70 سال کی عمر میں آپؓ نے وفات پائی۔ آپؓ موصی تھے۔ اس لئے جنازہ لاہور سے قادیان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔

حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کی جانوروں اور پرندوں سے شفقت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16 دسمبر 2011ء میں مکرم محمد افضل متین صاحب کے قلم سے جانوروں اور پرندوں سے شفقت اور رحم کے سلوک کے بارہ میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کے چند واقعات پیش کئے گئے ہیں۔

☆ مکرم احسان اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضورؒ بیمار تھے ان ایام میں ایک کمزور سی لومڑی وہاں آیا کرتی تھی۔ حضورؒ نے اُسے دیکھا تو فرمایا کہ اس کا خیال رکھا کریں۔ چنانچہ حضورؒ کے پُرشفقت ارشاد کی تعمیل میں ہم نے اُسے سالن اور روٹی ڈالی لیکن وہ اسے کھاتی نہیں تھی۔ پھر اُسے کچا گوشت ڈالا تو اُس نے کھالیا۔ اس کے بعد ہم روزانہ اسے کچا گوشت ہی ڈالا کرتے تھے۔ اُسے دیکھ کر چھ سات دیگر لومڑیاں بھی وہاں آنا شروع ہوگئیں اور ہم انہیں بھی باقاعدہ گوشت ڈالتے تھے اور حضورؒ باقاعدگی کے ساتھ پوچھتے تھے کہ آج کتنی لومڑیاں آئی تھیں اور انہیں کتنا گوشت ڈالا تھا۔ چنانچہ وہ نہایت کمزور لومڑی بھی لازوال شفقتوں سے وافر حصہ پاکر بڑی موٹی تازی ہوگئی۔

☆ محترم عطاءالمجیب راشد صاحب لکھتے ہیں: حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز فجر کے بعد سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ بالعموم آپ ومبلڈن کامن کے علاقہ میں سیر کو جایا کرتے وہاں ایک تالاب بھی ہے جس میں مرغابیاں اور بطخیں بھی ہوتی ہیں۔ حضور کا طریق تھا کہ آپ ان پرندوں کو اپنے دست مبارک سے روٹی ڈالا کرتے تھے۔ اس غرض سے ہر روز کافی تعداد میں ڈبل روٹیاں آپ کے ہمراہی اپنے ساتھ لے کر جاتے۔ روزانہ کے اس معمول کی وجہ سے یوں لگتا کہ پرندے ہر صبح اس مبارک ضیافت کے لئے منتظر ہوتے تھے۔ جونہی حضور اور آپ کے ہمراہی تالاب کے قریب پہنچتے تو یہ پرندے ایک عجیب والہانہ انداز میں ہر طرف سے اُڑکر یا تیزی سے تیرتے ہوئے آپؒ کے اردگرد جمع ہوجاتے۔ اگر کسی روز بارش یا ناسازیٔ طبع کی وجہ سے مجبوراً سیر پر تشریف نہ لے جاسکتے یا کسی سفر پر تشریف لے جاتے تو آپؒ کی ہدایت ہوتی کہ کوئی نہ کوئی ضرور صبح کے وقت جاکر ان پرندوں کو ان کا کھانا ڈال کر آئے۔ اس میں ہرگز ناغہ نہ ہو۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ حضور کسی وجہ سے دو تین روز سیر کے لئے تشریف نہ لے جاسکے اور غالباً ان پرندوں کے کھانے میں بھی کچھ ناغہ ہوگیا۔ پھر ایک صبح جب حضورؒ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنی رہائشگاہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ نے یہ محسوس کیا کہ بعض پرندوں کی آوازیں آرہی ہیں۔ مُڑکر دیکھا تو مسجد کے قریب لگے ہوئے پھولوں کے پودوں کے قریب کچھ مرغابیاں تھیں جو ایک عجیب کیفیت میں آوازیں نکال رہی تھیں۔ پھر یہ مرغابیاں باہر نکل آئیں اور حضور کی طرف بڑھنے لگیں۔ حضورؒ ان مرغابیوں کو دیکھ کر حیران ہوئے کہ کس طرح یہ یہاں آگئی ہیں اور کس طرح انہیں حضور کی رہائشگاہ کا پتہ چل گیا ہے۔ ان کی بے قرار آوازوں کو سن کر حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ان کی روٹیاں نہیں مل سکیں اسی لئے یہ اُڑ کر خود یہاں آگئی ہیں۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ ابھی کچن کھول کر ان مرغابیوں کے لئے روٹیاں لائی جائیں چنانچہ فوری طور پر خدام نے کچن کھلوایا اور روٹیاں لے کر آئے۔ اس میں چند منٹ لگ گئے اور اس سارے عرصہ میں یہ ساری مرغابیاں حضور کے اردگرد بڑی محبت اور مانوسیت سے گھومتی رہیں اور ایک خاص انداز میں آوازیں نکالتی رہیں۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا کہ ایسا لگتا تھا کہ یہ مرغابیاں اپنے محسن اور مہربان وجود کے قدموں میں آکر بے حد خوش اور مطمئن اور منتظر ہیں کہ اب اس کے مقدس ہاتھوں سے روز کی طرح انہیں ان کا کھانا ملنے والا ہے۔ حضورؒ بھی مرغابیوں کی اس کیفیت سے بہت متأثر تھے اتنی دیر میں روٹیاں آگئیں اور حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ان مرغابیوں کو ڈالیں۔ ہم خدام اس نظارہ سے لطف اندوز ہورہے تھے۔ جب حضور نے سارا کھانا ان مرغابیوں کو دے دیا اور اس کے بعد اپنی رہائشگاہ کی طرف جانے لگے تو یہ مرغابیاں بھی حضورؒ کے پیچھے پیچھے چل پڑیں۔ یہ نظارہ آج بھی مجھے خوب یاد ہے۔

☆ حضور نے ایک دفعہ فرمایا تھا: ’’مغربی دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانوروں پر شفقت کے متعلق فولڈرز کثرت سے تقسیم کئے جائیں‘‘۔

☆ مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ مسجد فضل لندن کے ایک مستقل رہائشی کبوتر کو لنگرخانہ کے اُن گندے دیگچوں میں جاکر کھانے کی عادت تھی جو دھلنے کے لئے باہر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ ایک روز وہ بے چارہ ایک ایسے دیگچے میں چھلانگ لگا بیٹھا جس میں پرانا تیل ضائع کرنے کے لئے رکھا ہوا تھا۔ گندے تیل میں بھیگنے کے بعد وہ بمشکل دیگچے سے باہر آسکا لیکن اُڑنے کے قابل نہ رہا اور اسی حالت میں گھسٹتے اور ٹھٹھرتے ہوئے حضور کے گھر کے دروازے تک پہنچا اور وہاں کونے میں بیٹھ کر کانپنے لگا۔ یہ اکتوبر کی ایک سرد شام تھی جب مغرب کی نماز سے واپس آتے ہوئے حضورؒ نے اُسے اچانک دیکھا اور میجر محمود احمد صاحب سے فرمایا کہ ابھی اس کا بندوبست کریں۔ میجر صاحب نے اُسے میرے سپرد کرکے کہا کہ میں اس کی دیکھ بھال کروں اور حضورؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رپورٹ بھی دینی ہے کہ اس کا کیا حال ہے۔

چنانچہ کبوتر کو اپنے ساتھ لے آیا۔ پہلے اسے تین مرتبہ شیمپو کیا تاکہ اس کے پروں سے تیل صاف ہوجائے اور پھر اس کو اچھی طرح خشک کیا۔ اس کے بعد اس کو مَیں نے تین دن کے لئے اپنے دفتر میں ہی رکھا اور کھلایا پلایا۔ تین دن بعد جب اسے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؒ بہت خوش ہوئے اور فرمایا آپ آج رات اسے فرنچ ملاقات پروگرام میں لے کر آئیں اور اس پر ایک مختصر ڈاکومنٹری بنائیں کہ اس کو کیا ہوا تھا اور کس طرح اس کی دیکھ بھال کی گئی ہے۔

چنانچہ اس رات فرنچ ملاقات پروگرام میں وہ خوش قسمت کبوتر Star Of The Show بن گیا۔ اس پروگرام میں حضور کو کبوتر کی ساری کہانی سنائی گئی اور کبوتر بھی دکھایا گیا اور بعد میں اسے آزاد کردیا گیا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27/جون 2011ء میں مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم ’’دائمی منبع فیض‘‘ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کون سا فیض ہے جاری جو سدا رہتا ہے
وہ تو بس مولا کا دَر ہے جو کھُلا رہتا ہے
للہ الحمد کہ ہم سایۂ مسرور میں ہیں
جو تیرے فضل سے معمور سدا رہتا ہے
اہل عرفان اسے دیکھ کے بول اُٹھتے ہیں
یہ مہ تاباں تو کوثر سے دُھلا رہتا ہے
اس کے عشّاق ہیں خوش بخت نصیبوں والے
قلبِ جاناں میں بھی اِک درد سوا رہتا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
October 28, 2016 – November 03, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday October 28, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
00:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 59.
01:15 Baitul Ikram Mosque: Rec. February 20, 2015.
02:20 Spanish Service
02:50 Pushto Service
03:05 Open Forum
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 155 - 172 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 62, recorded on June 21, 1995.
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 226.
06:00 Tilawat: Surah Al Maa'idah, verses 98-107 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'Gog and Magog'.
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 60.
07:05 Peace Symposium: Recorded on March 19, 2016.
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on October 22, 2016.
09:55 Indonesian Service
10:50 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:45 Tilawat: Surah Yoonus, verses 67-74 amd 75-82.
14:00 Seerat-un-Nabi
14:35 Shotter Shondane: Recorded on June 01, 2013.
15:50 Tehrik-e-Jadid
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Peace Symposium [R]
19:40 In His Own Words
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday October 29, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
01:00 Peace Symposium
02:10 Friday Sermon
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 231.
06:00 Tilawat: Surah Al Maa'idah, verses 108-113 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 04.
07:00 Jalsa Salana Bangladesh Address: Rec. February 07, 2010.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: Programme no. 36.
09:00 Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on June 15, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on October 28, 2016.
12:15 Tilawat: Surah Yoonus, verses 83-90 and 91-95.
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intekhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Maidane Amal Ki Kahani
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:25 Jalsa Salana Bangladesh Address [R]
19:30 Faith Matters: Programme no. 190.
20:35 International Jama'at News
21:05 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday October 30, 2016

00:15 World News
00:30 Tilawat
00:40 In His Own Words
01:10 Al-Tarteel
01:45 Jalsa Salana Bangladesh Address
02:45 Story Time
03:05 Friday Sermon
04:15 Maidane Amal Ki Kahani
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 232.
06:00 Tilawat: Surah Al Maa'idah, part 6, verses 114-121 with Urdu translation.
06:10 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 60.
06:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna: Recorded on October 09, 2015.
08:00 Faith Matters: Programme no. 190.
09:05 Question And Answer Session: Recorded on April 13, 1996. Part 2.
10:00 Indonesian service
11:00 Friday Sermon: Recorded on May 15, 2015.
12:10 Tilawat: Surah Yoonus, verses 96-104, part 11 and 105-110.
12:20 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
12:35 Yassarnal Quran [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on October 28, 2016.
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on June 01, 2013.
15:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna [R]
16:20 Quranic Archeology
16:55 Kids Time: Programme no. 37.
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:15 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna [R]
19:30 Live Beacon Of Truth
21:00 Aadab-e-Zindagi
21:50 Friday Sermon [R]
23:00 Question And Answer Session [R]

Monday October 31, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
00:50 Yassarnal Quran
01:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna
02:20 One Minute Challenge
03:05 Friday Sermon
04:20 In His Own Words
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 233.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 1-11 with Urdu translation.
06:10 Dars-e-Hadith
06:20 Al-Tarteel: Lesson no. 04.
06:55 Huzoor's Reception In Denmark: Recorded on May 09, 2016.
08:05 International Jama'at News
08:40 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00 French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. November 17, 1997.
09:25 Aadab-e-Zindagi
10:10 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on May 27, 2016.
11:25 Taqareer
12:00 Tilawat: Surah Hood, verses 1-6 and 7-13.
12:10 Dars-e-Hadith [R]
12:20 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Rec. December 03, 2010.
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Taqareer [R]
15:25 Tehrik-e-Jadid
15:50 Rah-e-Huda: Recorded on October 29, 2016.
17:20 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Huzoor's Reception In Denmark [R]
19:30 Somali Service
20:10 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
20:30 Rah-e-Huda [R]
22:00 Friday Sermon [R]
22:55 Taqareer [R]
23:20 In His Own Words

Tuesday November 01, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Reception In Denmark
02:30 Kids Time
03:00 Friday Sermon
04:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:25 In His Own Words
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 234.
06:00 Tilawat
06:15 Darse Majmooa Ishtihirat
06:45 Yassarnal Quran: Lesson no. 61.
07:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Class: Rec. October 09, 2015.
08:05 Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:55 Question & Answer Session
09:55 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
12:05 Tilawat: Surah Hood, verses 14-21 and 22-31.
12:20 Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:50 Yassarnal Quran [R]
13:10 Faith Matters: Programme no. 190.
14:10 Bangla Shomprochar
15:20 Spanish Service
16:05 Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
16:25 Noor-e-Mustafwi
16:50 Braheen-e-Ahmadiyya
17:25 Yassarnal Quran [R]
17:55 World News
18:15 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Class [R]
19:15 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 30, 2016.
20:20 The Bigger Picture: Rec. March 01, 2015.
21:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:35 Australian Service
22:00 Faith Matters [R]
23:05 Question And Answer Session

Wednesday November 02, 2016

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:35 Dars Majmooa Ishteharaat
01:05 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna Class
02:30 Braheen-e-Ahmadiyya
03:00 In His Own Words
03:25 Story Time
03:55 Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:15 Noor-e-Mustafwi
04:25 Australian Service
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 239.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 12-21 with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 04.
07:10 Jalsa Salana Spain Address: Rec. April 03, 2010.
08:15 The Bigger Picture
09:05 Urdu Question And Answer Session: Recorded on June 15, 1996.
09:45 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
12:00 Tilawat: Surah Hood verses 32-41 and 42-49.
12:15 Al-Tarteel [R]
12:50 Friday Sermon: Recorded on October 22, 2010.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Kids Time: Prog. no. 37.
16:15 Faith Matters: Programme no. 190.
17:20 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Spain Address [R]
19:25 French Service
20:00 Rohaani Khazaa'in Quiz
20:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05 Kids Time [R]
21:35 Friday Sermon [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan: Rec. October 29, 2016.

Thursday November 03, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 In His Own Words
01:00 Al-Tarteel
01:35 Jalsa Salana Spain Address
02:40 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:15 Rohaani Khazaa'in Quiz
03:40 Muslim Scientists
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 240.
06:05 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 32-39 with Urdu translation.
06:20 Dars Majmooa Ishteharaat
06:50 Yassarnal Quran: Lesson no. 61.
07:10 Huzoor's Reception At Mahmood Mosque: Recorded on May 14, 2016.
08:05 In His Own Words
08:35 Quran Class: Surah An-Nisaa verses 160-168 in Urdu and Arabic. Class no. 63. Rec. June 22, 1995
10:00 Indonesian Service
11:00 Japanese Service: Season 02, programme no. 04.
12:00 Tilawat: Surah Hood, verses 50-65.
12:10 Dars Majmooa Ishteharaat
12:40 Yassarnal Quran [R]
13:00 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
15:05 Aaina
16:00 Persian Service: Programme no. 65.
16:25 Quran Class [R]
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Huzoor's Reception At Mahmood Mosque [R]
19:20 Faith Matters: Programme no. 189.
20:15 Aaina
20:50 Open Forum
21:35 Quran Class [R]
23:00 Beacon Of Truth: Recorded on October 30, 2016.

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 28 October, 2016 | Issue No. 44

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔سینکڑوں خوش نصیب احمدیوں نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔

کینیڈا میں احمدیت کے نفوذ اور ترقی کی مختصر تاریخ۔اس وقت کینیڈا میں 24 مساجد، 31 مشن ہاؤسز اور 95 سے زائد بڑی مستحکم، مضبوط اور فعّال جماعتیں اور حلقہ جات قائم ہیں۔

ٹورانٹو سٹار کے Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

گلوبل نیوز ٹی وی چینل کے جرنلسٹ کو انٹرویو۔میڈیا کوریج

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

04/اکتوبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 140/ افراد کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آج ملاقات کرنے والوں میں 27 فیملیز وہ تھیں جو گزشتہ تین چار سالوں میں پاکستان سے یہاں پہنچی تھیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار اور قرب سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ان میں شہداء لاہور کی پانچ فیملیز بھی شامل تھیں۔اپنے ہی ملک میں اپنے ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے یہ لوگ اور ان کے بچے بچیاں اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ چھاڑ کر، دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں سموئے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ہجرت کر کے امن کے اس دیس میں آ بسے تھے۔

آج یہ سب لوگ کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ اپنے آقا سے باتیں کیں۔ان کے دکھ اور غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے مبارک فرمائے۔

اسی طرح آج ملاقات کرنے والوں میں سیریا کے انتہائی نامساعد حالات اور مظالم سے تنگ آ کر ہجرت کرنے والی تین سیرین فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ لوگ بھی اپنے پیارے آقا سے پہلی بار مل رہے تھے۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے ان لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ایک صاحب کہنے لگے کہ ہم نے آج تک خلیفۃ المسیح کو TV پر ہی دیکھا ہے۔آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات ہمارے لئے ناقابل بیان ہیں۔

ملاقات کرنے والی ان تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختصر تاریخ

اگرچہ کینیڈا میں جماعت کے باقاعدہ قیام پر پچاس سال گزرے ہیں تاہم کینیڈا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پہنچا۔

☆ 4/ جولائی 1903ء کو کینیڈا کے اخبار ''The Globe Canada'' میں ''The Messiah Has Come'' کے عنوان سے خبر شائع ہوئی۔

☆ پھر پانچ سال بعد 28/ اگست 1908ء کو یہی خبر کینیڈا کے ایک دوسرے اخبار ''Bobcaygeon Independent'' اونٹاریو نے شائع کی۔

☆ کینیڈا میں آ کر مستقل رہائش رکھنے والے سب سے پہلے احمدی مکرم شیخ کرم دین صاحب تھے۔آپ 12/ اگست 1899ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے اور آپ کے اپنے بیان کے مطابق 1919ء میں کینیڈا آئے اور صوبہ نواسکوشیا میں آباد ہوئے۔آپ نے Westville نواسکوشیا میں 8 مارچ 1998ء کو وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

☆ کینیڈا میں سب سے پہلی بیعت 1927ء میں ہوئی جب ایک کینیڈین عیسائی جوڑے Mr and Mrs A.C. Reidpath نے احمدیت قبول کر کے اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ فیملی صوبہ برٹش کولمبیا کی رہنے والی تھی۔ٹورانٹو کے ایک ہفت روزہ اخبار ''The Star'' نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا جس میں اس جوڑے کی تصویر بھی شائع ہوئی۔

☆ ایک کینیڈین عیسائی فوجی نوجوان جن کا نام Keith Gordon Christie تھا اور شہر Andershot نواسکوشیا کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ستمبر 1955ء میں بیعت کر کے اسلام احمدیت کو قبول کیا ان کا اسلامی نام ''ناصر احمد'' تجویز ہوا۔اس طرح کینیڈا کی سرزمین پر یہ تیسرے فرد کی بیعت تھی۔

☆ 1961ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے کینیڈا کا دورہ کیا تاکہ یہاں پر موجود احمدی احباب سے ملاقات کر کے جماعت کی باقاعدہ تنظیم قائم کی جائے اور جماعت کے قیام کا جائزہ لیا جائے۔

☆ 1963ء میں سب سے پہلے شہر مانٹریال میں جماعت قائم ہوئی اور ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب صدر جماعت منتخب ہوئے۔

☆ 1966ء میں ٹورانٹو (Toronto) میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت منتخب ہوئے۔

☆ یہی وہ سال ہے جب کینیڈا کی سرزمین پر جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور جماعت 5/ دسمبر 1966ء کو Ahmadiyya Movement in Islam (Ontario)Incoroporated کے نام سے حکومت کے کاغذات میں رجسٹرڈ ہوئی۔ اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم سیّد طاہر احمد بخاری صاحب مقرر ہوئے۔

☆ 1977ء کو سیّد منصور احمد بشیر صاحب پہلے مبلغ کی حیثیت سے کینیڈا میں آئے۔

☆ اسی سال پہلا کینیڈین مشن ٹورانٹو میں ایک اپارٹمنٹ میں قائم کیا گیا اور جماعت کے باقاعدہ اجلاسات شروع ہوئے۔

☆ جماعت کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ 24، 25 دسمبر 1977 کو سکاربرو میں ڈیوڈ اینڈ میری تھامسن کالجئیٹ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوا۔

☆ کینیڈا کی سرزمین بڑی خوش قسمت ہے کہ یہاں تین خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑے۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں